اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / پانچواں بجٹ اجلاس (پانچویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز جمعرات مورخہ 27/جون 2024ء بمطابق ۲۰/ذوالحجہ ۱۴۴۵ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	04
3	سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 2024-25ء پر اراکین اسمبلی کی جانب سے عام بحث۔	04
4	ضمنی مطالبات زر برائے مالی سال 2023-24 پر رائے شماری۔	49

جلد 05 ☆☆☆ شمارہ 05

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز جمعرات مورخہ 27/جون 2024ء بمطابق ۲۰/ذوالحجہ ۱۴۴۵ھ۔

بوقت سہ پہر 04:15 منٹ پر زیرِ صدارت کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فَلَا نُقِيۡمُ لَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَزۡنًا ﴿۱۰۵﴾

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوۡا وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَرُسُلِىۡ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ

اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ۙ﴿۱۰۷﴾

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا لَا يَبۡغُوۡنَ عَنۡهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾

﴿پارہ نمبر ۱۶ سُوۡرَةُ الکھف آیات نمبر ۱۰۵ تا ۱۰۸﴾

ترجمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے اور اُسکی ملاقات سے کبر کیا، تو اُن کے تمام اعمال غارت ہوگئے، بس قیامت کے دن ہم اُن کا کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ حال یہ ہے کہ اُن کا بدلہ جہنم ہے کیونکہ اُنہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کا مذاق اُڑایا۔ جولوگ یقین لائے اور اُنہوں نے کام بھی اچھے کیئے یقیناً اُن کے لئے جنت الفردوس کے باغات کی مہمانی ہے۔ جہاں وہ ہمیشہ رہا کریں، اُس جگہ کو بدلنے کا کبھی اُن کا ارادہ ہی نہ ہوگا۔ وَمَا عَلَيۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: جَزَاکَ اللہ. نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم. فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. جی سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): میر ضیاء اللہ لانگو صاحب نے آج کی نشست سے اور میر ظفر اللہ خان زہری صاحب نے آج تا اختتام اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواستیں کی ہیں۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئی۔ میزانیہ بابت مالی سال 25-2024ء پر بحث کے لیے ذیل اراکین اسمبلی کے نام جو کل رہ گئے تھے وہ آج اپنی بحث کا آغاز کریں گے۔ آپ سب سے میری گزارش ہے کہ ضمنی بجٹ کے حوالے سے بھی جو لوگ اظہارِ خیال کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی اسی speech کے دوران اپنے خیالات کا اظہار ضرور کریں۔ اب میں جناب صمد خان گورگیج صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ میزانیہ بابت مالی سال 25-2024 پر بحث کا آغاز کریں۔

جناب صمد خان گورگیج (پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور): بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ میں صوبائی حکومت بلوچستان سی ایم بلوچستان صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ایک اچھے بجٹ پیش کرنے پر 25-2024ء کے بجٹ پیش کرنے پر۔ دوسرا ہمیں جو گلہ ہے اُس پر فیڈرل گورنمنٹ پر جنھوں نے کوئی ایک بھی پراجیکٹ نہیں رکھا ہمارے بلوچستان کے لیے۔ حالانکہ ہمارے یہاں گیس کا پرابلم ہوتا ہے بجلی کا پرابلم ہے ہم گورنمنٹ بلوچستان فیڈرل گورنمنٹ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری گیس کے اور بجلی کے جتنے بھی معاملات ہیں اُن کو حل کریگی۔ ہمارا حلقہ پی بی 40 میں اِس ٹائم 12 سے 14 گھنٹے لوگ شیڈنگ ہوتی ہے۔ تو ہم فیڈرل گورنمنٹ سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ یہ بجلی اور گیس کے معاملات کو ہمارے بلوچستان کے عوام کے لیے حل کریں ہمارے یہاں بلوچستان کے دو پروجیکٹس بڑے ہیں فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ منسلک ہے ریکوڈک اینڈ سیندک۔ ریکوڈک کا حالیہ جو ایگریمنٹ ہوا، جتنے بھی پرسنٹیج ریکوڈک کے فیڈرل کو جاتے ہیں اُن کا ہمیں ایوان سے، سی ایم صاحب سن لیں کہ یہ کہاں جاتا ہے اور کس طرح استعمال ہوتا ہے اُس کو اعتماد میں لینا چاہیے اور سیندک ایک بہت بڑا پروجیکٹ جو چل رہا ہے بلوچستان کے لیے۔ جو پہلے منیجر تھا رازق سنجرانی صاحب۔ اُس پر ہمارے جتنے بھی ڈسٹرکٹ کے یا کوئٹہ کے یا دور دراز علاقوں میں جتنے بھی لوگ تھے غریب تھے وہاں تک پہنچ سکتے تھے۔ اب ایسا ایک منیجر آیا ہے جسے میں خود نہیں جانتا ہوں کہ یہ کون ہے کہاں بیٹھتے ہیں کیا کرتے ہیں؟ لہذا میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں ایوان کو اعتماد میں لینا چاہیے کہ ہم دو پروجیکٹس دل کھول کر فیڈرل کے ساتھ منسلک ہیں

لیکن وہاں سے ہماری جو امید ہے وہ بالکل زیرو ہے۔اُنہوں نے یہ کیا ہے۔تو سیکنڈ نمبر پر ایجوکیشن پر میں آتا ہوں سی ایم بلوچستان صاحب نے جو اچھے اقدامات اٹھائے ہیں اِس دفعہ ایجوکیشن کا بجٹ 52فیصد increase ہوا ہے ۔ تو ایجوکیشن must ہے، پورے جو غریب ہیں امیر ہیں ایجوکیشن اُن کی فیملیز جو جتنے young generation آ رہی ہے اُن کے لیے ایجوکیشن must ہے۔ sorry to say بلوچستان میں اس ٹائم thirty thousand plus ghost teachers ہیں پورے ہر ڈسٹرکٹ سے آپ اٹھالیں۔ جو اپنا پرائیویٹ بزنس کر رہے ہیں اور لے رہے ہیں سیلری گورنمنٹ آف بلوچستان سے۔ اِن کو بند ہونا چاہیے اِن کی پوزیشن سے اِن کو ہٹانا چاہیے کہ یہ گورنمنٹ آف بلوچستان سے سیلری تو لے رہے ہیں لیکن اُن بچوں کو انھیں جو deliver کرنا چاہیے وہ یہ deliver نہیں کر پا رہے ہیں thirty thousand plus ghost teachers ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں اسکولز ہیں جو بند پڑے ہوئے ہیں اُن کو فعال کیا جائیں۔ میں جب اپنے حلقے میں جاتا ہوں تو میرے حلقے کے عوام ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ یہاں کچھ ایسے اسکولز ہیں کوئٹہ کے اندر جہاں جانور رہتے ہیں بند پڑے ہوئے ہیں۔کوئٹہ کی یہ حالت ہے تو وہ ہمارے جو ڈسٹرکٹ ہیں دور دراز علاقے ہیں تو پھر اُن کی کیا حالت ہوگی۔تو میں یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ اِس پر کمیٹی بنائی جائے۔کہ جتنے بھی ٹیچر غیر حاضر ہوتے ہیں جو پرائیویٹ بزنسز کر رہے ہیں اُن کے اوپر چیک اینڈ بیلنس ہونا چاہیے اور یہ اسکولز فعال ہونے چاہئیں۔ دوسرا ہیلتھ پر آتے ہیں ہیلتھ پر بھی سی ایم بلوچستان صاحب نے اچھے اقدامات اٹھائے ہیں۔لیکن جو GIMS گھمبٹ جیسا ہاسپٹل نصیر آباد میں بننے جا رہا ہے یہ ہاسپٹل کس بنیاد پر وہاں تجویز دی ہے۔ آیا weather کی بنیاد پر کہ جہاں liver کا ٹرانسپلانٹ ہوتا ہے weather کی وجہ سے یا کسی request کی بنیاد پر نصیر آباد میں رکھ رہے ہیں اگر weather کا کوئی issue نہیں ہے تو میں یہ تجویز دوں گا کہ kindly اِس کو ایسی جگہ پر بنایا جائے کہ ایک ایسا سینٹر ہو جہاں مریض easily وہاں تک پہنچ سکے گیمبٹ اور نصیر آباد میں تقریباً 250 کلو میٹر 4 سے 5 گھنٹے کی مسافت پر ہے۔لیکن جو بندہ تفتان سے آ کر نصیر آباد آ ئیگا تو آپ یہ روڈز کی حالت بھی دیکھ لیں اور جو مریض نصیر آباد تک پہنچ جائے تو اُس کی کیا حالت ہوگی تو میں یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ یہ GIMS کا تھوڑا اِس کے اوپر دھیان دیا جائے اور دوسرا NICVD کی جو تجویز ہے وہ خوش آئند ہیں تو ہمارے کوئٹہ میں یہ بنے یہ بہت بہتر ہوگا تیسری یہ بات ہے سر! کہ میرے حلقے میں واسا۔ واسا کے اوپر میں آنا چاہتا ہوں میرے حلقے کے کچھ notables واسا کے ساتھ ملے ہوئے ہیں monthly کوئی 30-40 لاکھ کا اُن کا لین دین ہے اور 11 سے 12 ٹیوب ویلز غیر فعال ہیں اور اِن کو میں request کرنا چاہ رہا ہوں کہ اِن کو منسلک کیا جائے واسا کے ذریعے ڈائریکٹ گھروں میں پانی مہیا کیا جائے تاکہ یہ جتنے بھی جو میرے پاس یا میں اُن کے پاس اپنے حلقے میں جاتا ہوں وہ سب سے زیادہ اِس چیز کا گلہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہمیں

گھر میں پانی تک نہیں مل رہا۔تو میں یہ request کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہاں اتنی average families ہیں جن کی سیلری 30 سے 40 ہزار ہے 40 ہزار سے وہ monthly جو ٹینکر سے پانی منگواتے ہیں وہ تقریباً twenty thousand اِس ٹینکر مافیا کے ہاتھ چھوڑ جاتے ہیں اور باقی 20 ہزار اُن کے گھر کے لیے بچ جاتے ہیں تو 20 ہزار میں وہ اپنے بچوں کی فیس ادا کریں اپنے گھریلو معاملات جو بھی ہیں تو اُن کو یہ نہیں چلا پاتے ہیں۔تو kindly واسا کے جتنے بھی issues ہیں، اِن کو اگر بلایا جائے کہ یہ کیوں اِس طرح کر رہے ہیں کنکشن نہیں دے رہے ہیں وجہ کیا ہے؟ thank you sir

جناب اسپیکر: thank you صمد گورگیج صاحب۔محترمہ اُم کلثوم صاحبہ۔

محترمہ اُم کلثوم نیاز بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر۔ویسے تو صمد گورگیج صاحب سے پہلے میرا نمبر تھا لیکن آپ کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں۔جب آپ gender discrimination کریں گے تو باقیوں سے ہم کیا حقوق کی امید کریں گے، شکریہ۔بجٹ پہ بات کرنا چاہوں گی جناب اسپیکر! 2024ء کے بدترین اور دھاندلی زدہ انتخابات کے بعد بلوچستان کے عوام میں ایک غم وغصہ اور ایک خلفشار کا ماحول پایا گیا ہے۔خیر اسمبلیاں بنیں، تقریبِ حلف برداریاں ہوئیں، اُن لوگوں نے بھی حلف لیا جنہیں عوام نے ووٹ دیا تھا۔اور اُن لوگوں نے بھی حلف اٹھایا جنہیں دوسروں کی سیٹوں پر لاکے بٹھایا گیا۔جناب اسپیکر چار مہینے کے اندر بجٹ پیش کیا جاتا ہے۔ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس دکھ بھرے ماحول کے بعد، اِس مایوسی کے عالم کے بعد، ایک ایسا عوام دوست بجٹ پیش کیا جاتا جس میں بلوچستان کے غریبوں کے مسئلوں کو ایڈریس کیا جاتا۔جس میں بلوچستان کے کسان کے مسئلوں کو ایڈریس کیا جاتا۔جس میں بلوچستان کے سٹوڈنٹس کے مسئلوں کو ایڈریس کیا جاتا۔لیکن جہاں تک بجٹ کو میں نے پڑھا اور سمجھا، مجھے کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی۔ جناب اسپیکر! نااہلی اور نالائقی کی انتہا ہے کہ اس سال بھی ایک بہت بڑی رقم 98 ارب روپے لیپس ہوئے ہیں۔پھر ہم کہتے ہیں کہ بلوچستان کے مسئلے حل کیوں نہیں ہوتے بلوچستان کے عوام پسماندہ کیوں ہیں؟ اسی طرح سال 24-2023ء کے لِیگ ایکسٹینشن کے 55 ارب روپے بھی بلوچستان کو نہیں ملے۔پھر ہم کہتے ہیں کہ ہمارے اخراجات پورے نہیں ہوتے۔ ایک بہت ہی خوش ائند بات ہے کہ ایجوکیشن کے بجٹ کو 52 فیصد بڑھایا گیا لیکن کیا ہم نے ایسے پروجیکٹس initiate کیے اس ایجوکیشن کے بجٹ میں جس میں ہمارے طلباء کو ایک benefits پہنچتا۔ٹیکنیکل ایجوکیشن it is the need of Balochistan. جناب اسپیکر۔یہ پوائنٹ میں نے پہلے بھی raise کیا تھا کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن بلوچستان کی ضرورت ہے۔عام degree oriented courses کا اجرا کرتے ہیں اور ہم بیروزگار پیدا کرتے جارہے ہیں۔ ہمیں ٹیکنیکل لوگ پیدا کرنے چاہئیں۔میں امید کرتی ہوں کہ اس بجٹ کا ایک حصہ ٹیکنیکل ایجوکیشن پر لگایا جائے گا، اسی

طرح ہم ہائیر ایجوکیشن کو prefer کر رہے ہیں۔لیکن ضرورت ہماری پرائمری ایجوکیشن ہے۔ جناب اسپیکر! کتنے ہزار سکول ہیں جو بند پڑے ہیں۔اور ہم پرائمری ایجوکیشن کے لیے سرداروں اور نوابوں کی بیٹھکوں کو prefer کرتے ہیں جو بند پڑے رہتے ہیں۔ وہاں اسکول بنایا جائے جہاں ضرورت ہے۔ جناب سپیکر!اور سنگل ٹیچر کا جو رواج ہے وہ ختم کیا جائے۔ایک ٹیچر پانچ سے چھ مضامین کیسے پڑھا سکتا ہے اسی طرح یونیورسٹیز بھی وہاں بنانی چاہئیں جہاں ضرورت ہے۔ نصیر آباد ڈویژن کو یونیورسٹی کی سخت ضرورت ہے لہٰذا یونیورسٹی باقی علاقوں اور باقی ڈسٹرکٹس کی بجائے نصیر آباد میں ہی بنائی جائے۔ اسی طرح ہم یونیورسٹیز کی گرانٹ سے ہٹ کر ہمیں معاملات کو دیکھنے کی ضرورت ہے ورنہ بلوچستان یونیورسٹی کے ٹیچرز واپس روڈز پر آ جائیں گے۔ایک ایسی solid policy بنائی جائے اس سال کے شروع میں ایک کمیٹی بنائی جائے تا کہ معاملات کو اچھی طرح دیکھا جائے۔ہم بہت فخر سے کہتے ہیں we say very proudly that agriculture is the backbone of the economy. ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ بلوچستان ایک fertile land ہے۔لیکن ہم بلوچستان کے ایگریکلچر کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر! ہم کیا زمینداروں کو وہ benefits دے رہے ہیں جن کے وہ حقدار ہیں چھ گھنٹے کی بجائے دوبارہ تین گھنٹے کی گئی۔اسی طرح کیا ہم نے ایسے پروجیکٹس initiate کیے جس کی بلوچستان کو ضرورت ہے۔ ڈرِپ اریگیشن اسی طرح کا carbon credit earning projects جیسے پروجیکٹس بلوچستان کی ضرورت ہے۔ جناب اسپیکر!اسی طرح مَیں یہی مطالبہ کرتی ہوں کہ کسانوں کو سبسڈیز دی جائیں زمینداروں کو بجلی فراہم کی جائے۔اور ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مرکوز ہے جناب سپیکر! کہ بلوچستان کا واحد ایگریکلچر کالج جس کا the upgradation of agriculture college into agriculture university. جس کا پروجیکٹ 2013ء میں ڈاکٹر مالک بلوچ کے دَور میں وہ منظور ہوا۔اسی طرح یہ پروجیکٹ 2022ء میں compelete ہوتا ہے۔اور اس پروجیکٹ پر حکومتِ بلوچستان کے ٹوٹل 3666 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔لیکن اِسی دوران یونیورسٹی ایکٹ بھی پاس ہوتا ہے۔ لیکن جناب اسپیکر!افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ سیکرٹری صاحب کیوں مجبور ہیں، میں منسٹر سے بھی یہ جواب چاہتی ہوں کہ ابھی تک یونیورسٹی کا نوٹیفکیشن نہیں ہوا ہے لیکن بلڈنگ بھی تیار ہے۔ جناب اسپیکر! ہمارے اسٹوڈنٹس تعلیم quit کرنے پر مجبور ہیں کچھ سندھ اور پنجاب کی طرف جاتے ہیں۔ جناب اسپیکر! تو اُنہیں وہاں طعنہ دیتے ہیں آپ خیراتی سیٹوں پہ آئے ہیں۔ آپ ان مسئلوں کو دیکھیں اور منسٹر سے جواب طلب کریں۔سیکرٹری سے جواب طلب کریں۔ جناب اسپیکر! gender sensitization ہم women empowerment کی بات کرتے ہیں ہم کی بات کرتے ہیں۔لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس بجٹ میں خواتین کے لیے کوئی ایسی مؤثر پالیسی نہیں رکھی گئی ہے آپ

جا کر کوہلو، بارکھان اور نصیرآباد میں دیکھیں کہ آج بھی لوگ کس کسمپرسی کی حالت میں زندگی جی رہے ہیں۔ ہماری خواتین کے ساتھ ٹیلنٹ ہیں لیکن ایک چیز وہ پلیٹ فارم نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ women empowerment کی جب ہم بات کرتے ہیں تو اسے عملی طور پر ثابت کرنا ہوگا۔ اسی طرح جناب اسپیکر! ہم بلوچستان والے اس زمین کے ساحل و وسائل کے مالک ہیں۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ پچھلی حکومت میں سودا ہوا تھا معاہدہ میں اُسے نہیں کہوں گی اُسے عوام کے سامنے لایا جائے۔ اسی طرح میری یہ بھی گزارش ہے آپ سے کہ اس حکومت میں اگر بلوچستان کے ایک ہی پتھر کا فیصلہ ہوتا ہے تو وہ اس اسمبلی میں ہونا چاہیے۔ اسلام آباد کے محلوں میں نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ سرزمین ہمیں بہت پیاری ہے اسکے لیے ہمارے اکابرین نے قربانیاں دی ہیں۔ جناب اسپیکر! اور ایک آخری بات کہ آج بلوچستان کا نوجوان مایوسی کا شکار ہے۔ تعلیم یافتہ شعور یافتہ نوجوان وہ مایوسی کا شکار ہے آج باغی بن چکا ہے پارلیمانی نظام سے۔ آج آپ کا نوجوان عدالتوں سے باغی بن چکا ہے۔ آج نوجوان اس سسٹم سے باغی بن چکا ہے اور باغی ہوگا بھی کیوں نہیں جب بھی یہاں الیکشن کے بجائے آکشن ہوتے ہیں۔ جب یہاں نوجوانوں کو گھروں سے اٹھا کر لاپتہ کیا جاتا ہے تو وہ باغی کیوں نہیں ہوگا۔ جناب اسپیکر! اس طبقاتی نظام کو بدلنے کی ضرورت ہے جس سے نوجوان کنارہ کشی اختیار کرنے پر مجبور ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ محترمہ کلثوم صاحبہ۔ جی جناب بخت محمد کاکڑ صاحب۔

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر امور حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ): Thank you Mr.Speaker. کہ آپ نے مجھے بجٹ 25-2024ء پر بحث کرنے کا موقع دیا۔ جناب اسپیکر! پاکستان اِس وقت جس critical economic crisis اور جو یہاں economic حالات ہیں، جن حالات سے گزر رہا ہے۔ اِن معاشی اَبتری سے اِس وقت پاکستان کا ہر شہری متاثر اور پریشان ہے اس وقت پاکستان کے اوپر جو قرضہ ہے جو بیرونی قرضہ ہے اس کا حجم 46 ہزار ارب سے تجاوز کر چکا ہے۔ اور ہمارے پاس اس وقت جو foreign reserves صرف 9 سے 10 بلین ڈالر تک رہ گئے۔ اور ہمیں سالانہ 21 بلین ڈالر قرضے ریٹرن کرنے کی قیمت میں ادا کرنے پڑتے ہیں۔ تو موجودہ جو ہمارے معاشی حالات ہیں وہ یقیناً اطمینان بخش نہیں ہیں اور روپے کی جو devaluation ہے اس نے عام آدمی کا کمر توڑ دیا ہے روپے کی devaluation سے عام آدمی کا ایک بڑا chunk پچھلے تین چار سالوں میں غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہو چکا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہاں جو political instability ہے چونکہ political instability directly linked ہے اکنامک گروتھ کے ساتھ جہاں پہ political instability ہوگی وہاں آپ کے socio-economic indicators بہتر ہوں گے وہاں آپ کی economy بہتر ہوگی۔ لیکن

جناب اسپیکر! یہاں جو ہمارے ملک میں پولیٹیکل انسٹیبلٹی ہے اس وجہ سے آج پورا ملک پریشان ہے۔ تو ان حالات میں پھر جب ہم بلوچستان کی perspective میں بات کرتے ہیں بلوچستان کی معاشی حالت کبھی بھی بہتر نہیں رہی، کبھی بھی ideal situation نہیں آیا اور ہم نے ہمیشہ جب بھی بجٹ بنایا ہے ہمیں معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا آ رہا ہے۔ لیکن اس وقت جو معاشی حالات ہیں، اِن حالات میں بجٹ بنانا یقیناً ایک مشکل کام تھا۔ And credit goes to C.M. Balochistan Mir Sarfraz Bugti and his financial team, Honorable Minister Finance, Honourable Minister P&D, Secretary Finance اور اس کا جو overall جو ٹیم ہے کہ اس نے اتنے معاشی جو ہماری ابتری ہے اس میں ایک بیلنس ایک عوام دوست اور ایک visionary budget دیا۔ جناب اسپیکر! بجٹ پڑھنے کے بعد اور اس کو analyse کرنے کے بعد مجھے سی ایم صاحب کی پہلی تقریر یاد آئی۔ وہ جب قائد ایوان منتخب ہوئے اُس وقت انہوں نے اپنی اسپیچ میں تین چیزوں کا ذکر کیا کہ بلوچستان کو اس وقت تین میجر چیلنجز کا سامنا ہے۔ اُسمیں سب سے important گورننس کا ایشو ہے۔ اور جب تک گورننس کا ایشو ٹھیک نہیں ہوگا آپ دو سو یا اڑھائی سو ارب کی پی ایس ڈی پی تو چھوڑیں آپ دو ہزار ارب کی PSDP لائیں آپ کو گراؤنڈ پہ کچھ نظر نہیں آئیگا۔ آپ ہر حلقے کے پچھلے 20 سال کا ریکارڈ اُٹھائیں۔ اور پھر دیکھیں کہ وہاں کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں اور گراؤنڈ پہ کیا موجود ہے۔ آج ہر ڈسٹرکٹ کے حالات ہمارے سامنے ہیں۔ وہاں انفراسٹرکچر کا کیا حال ہے وہاں ہیلتھ کیئر سسٹم کا کیا حال ہے وہاں ایجوکیشن سسٹم کا کیا حالت ہے، These all are because of the bad governance. اور گورننس پہ آج تک کسی حکومت نے توجہ نہیں دی۔ اور گورننس کی وجہ سے آج ہم تعلیمی میدان میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ آج ہمارا تعلیمی نظام، میں تو کہتا ہوں کہ ہمارا ایجوکیشنل سسٹم یا ہمارا جو ایجوکیشن کا ماڈل ہے۔ That is not working. پاکستان آج اُن آٹھ ممالک میں سے ہے جہاں learning crisis ہے۔ یعنی ہمارے آٹھ یا نو سال کا بچہ جو class four and fifth میں پڑھتا ہے وہ بچہ اس قابل نہیں ہے کہ وہ ایک پیراگراف رِیڈ کر سکے اُسکو understand کر سکے اور پھر reproduce کر سکے یہ ہمارا تعلیمی نظام ہے۔ 28 لاکھ بچے اس وقت out of school ہیں۔ اور جو existing ہمارے سکول ہیں ان کی حالت تمام ممبرز بخوبی جانتے ہیں۔ 53 فیصد ایسے سکولز ہیں جہاں سیف ڈرنکنگ واٹر کی فیسلٹی نہیں ہے 43 فیصد UN کی رپورٹ ہے۔ سکولز ایسے ہیں جہاں پہ بجلی کی سہولت موجود نہیں ہے۔ اب اگر ہم پچھلے 15 سال کا ریکارڈ اُٹھائیں تو بجلی کی مد میں بھی پیسے خرچ ہوئے ہوں گے پانی کی مد میں بھی پیسے خرچ ہوئے ہوں گے چاردیواری کی مد میں بھی پیسے خرچ ہوئے ہوں گے اور 57 پرسنٹ ایسے اسکول ہیں جہاں toilet facility نہیں ہے۔ آج ایک گورنمنٹ سکول کا اُستاد اپنے بچے کو صبح موٹر سائیکل پہ

بٹھا کے خود پرائیویٹ سکول میں اسکو داخل کر کے پرائیویٹ سکول میں پہنچاتا ہے۔اور پھر آ کے اپنے جو سرکاری سکول میں اس کی ڈیوٹی ہے وہاں اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔آج جب ایک استاد اس ایجوکیشنل سسٹم سے مطمئن نہیں ہے آج جب ہمارا ڈاکٹر ہمارا عام شہری اس ایجوکیشنل سسٹم جس پہ ہم اربوں روپے خرچ کر چکے ہیں اور خرچ کر رہے ہیں اس سے مطمئن ہی نہیں ہیں۔وہ گزارا کر کے بچے کو اس لیے پرائیویٹ سکول میں داخل کر رہا ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ یہاں کے اسٹینڈرڈز اور وہاں کے اسٹینڈرڈز میں فرق ہے۔ This is very alarming اور اسکے بارے میں ہماری ذمہ داری بنتی ہے ہم کو سوچنا ہوگا۔ہم سب کو سوچنا ہوگا اس حوالے سے۔اس سے پہلے جو کچھ بھی ہوا ہے وہ ہمارے سامنے ہے۔ہماری حکومت، مجھے بہت افسوس ہوا کہ کسی نے بھی سی ایم صاحب کو اس چیز پہ مبارکباد نہیں دی کہ This is for the first time آپ کا ایجوکیشن کا بجٹ double digit میں چلا گیا ہے 12 فیصد تک پہنچا ہے۔سارے ممبرز کو چاہیے تاکہ سی ایم صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں کہ آپ نے جہاں بھی کٹ لگایا ہے۔آپ نے ایجوکیشن کو priority دی ہے۔ جناب اسپیکر! قومیں تعلیم سے بنتی ہیں آج جو دنیا کے ترقی یافتہ ممالک ہیں انہوں نے اپنی تمام توانائیاں تعلیم پر صرف کی ہیں۔آج وہ ترقیافتہ ہیں آج علاج کرنے کے لیے ہم وہاں جاتے ہیں۔آج پڑھانے کی ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہمارے بچے وہاں پڑھیں۔ہم کب اس سسٹم کو ٹھیک کریں گے ہم کب کوشش کریں گے کہ ہمارا جو بجٹ ہے وہ بہتر انداز میں خرچ ہو۔اس کے لئے سی ایم صاحب کا جو گورننس کا ماڈل ہے سی ایم صاحب سے میری گزارش ہے کہ جو گورننس کا ماڈل اُنہوں نے introduce کیا۔تمام جتنے بھی کیبنٹ ممبرز ہیں اُنکو باقاعدہ لکھا گیا ہے ڈائریکشنز دی گئی ہیں اور اُسکے بعد اُن سے باقاعدہ محکمے کی کارکردگی کے بارے میں پوچھا جارہا ہے۔انشاءاللہ That will work. آپ دیکھیں گے کہ بلوچستان میں تبدیلی آئے گی آپ دیکھیں گے کہ بلوچستان میں ریونیو آفس گیارہ بجے نہیں کھلے گا بلکہ ریونیو آفس صبح ساڑھے آٹھ بجے کھلے گا۔آپ دیکھیں گے کہ ڈی سی آفس دن کو گیارہ بجے نہیں کھلے گا بلکہ جو ڈیوٹی hours ہیں اِس میں کھلے گا۔جب تک ہم اِن چیزوں پر کام نہیں کریں گے ہماری بیوروکریسی facilitate نہیں کرے گی لوگوں کو ہم facilitae نہیں کریں گے تو یہ سسٹم تبدیل نہیں ہوسکتا۔لہٰذا مَیں سی ایم صاحب کو appreciate کرتا ہوں کہ ایجوکیشن کا بجٹ آپ نے 96.4% بلین روپے سے بڑھا کے 146 کر دیا ہے بہت بڑی بات ہے۔ہمارے کچھ فاضل دوست ابھی کہہ رہے تھے کہ بجٹ میں تو ہمیں خاص ایجوکیشن میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی جس میں اسٹوڈنٹس کو benefits ہوں۔اگر آپ صرف ایجوکیشن سیکٹر کو پڑھیں جن مسائل کی مَیں نے نشاندہی کی جو missing facilities ہیں اُسکی مد میں جتنی اماؤنٹ رکھی گئی ہے اگر وہ صحیح طریقے سے خرچ ہوں تو آپ کے آدھے اسکولوں میں آنے والے سالوں میں ٹوائلٹ کی بھی سہولت ہوگی بجلی کی بھی ہوگی اور پانی کی بھی سہولت ہوگی۔اور اسی کے ساتھ ساتھ

آؤٹ آف اسکول چلڈرن کا مسئلہ ہیں ہم سب ڈسکس کرتے ہیں لیکن اسکے لئے آج تک کام نہیں ہوا ہے۔پہلی مرتبہ سی ایم صاحب نے 200 بلین آؤٹ آف چلڈرن کے لئے رکھے ہیں اور یہی طریقہ ہے کہ آپ نے انویسٹمنٹ کی ہے آپ نے پیسے لگائے ہیں آپ اسکولز کو attractive بنائیں گے missing facilities ختم ہوں گی تو بچے خود بخود آئیں گے۔ ہمارے استاد ہم خود اپنے بچوں کو جب تعلیمی نظام بہتر ہوگا ہمارے بچے وہاں پڑھیں گے اعتماد بڑھے گا تو استاد بھی اسکول میں ڈیوٹی دینے آئیں گے اور اسٹوڈنٹس بھی آئیں گے۔ اسکے ساتھ ساتھ اسکالرشپ کی مد میں جو پیسے رکھے گئے ہیں بینظیر شہید اسکالرشپ introduce کرایا گیا ہے۔پہلی مرتبہ بلوچستان میں یعنی اب ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ہمارا بھائی ہمارا بیٹا کوئی بھی جا کر کے باہر گورنمنٹ آف بلوچستان کے خرچے پر پی ایچ ڈی کرے۔ آج ہمارے جوان انشاءاللہ آکسفورڈ میں پی ایچ ڈی کرنے جائیں گے یہ چھوٹی بات نہیں ہے یہ بہت بڑی بات ہے۔ اِن چیزوں کی پروجیکشن نہیں ہوئی ہے۔اس سے پہلے جو حکومتیں تھیں اُنہوں نے کام اِتنے نہیں کیئے ہیں جتنی پروجیکشن ہوئی ہیں لیکن ہمارے اِن تین مہینوں کا ہنی مون پیریڈ ہے اس میں سی ایم صاحب نے جو پالیسی اور جو گائیڈ لائن دی ہے جو پہلا بجٹ دیا ہے آپ compare کرلیں مَیں چیلنج کرتا ہوں باقی اُنکے ساتھ جو بجٹ ہے یہ سب سے آپ کو آئیڈیل بجٹ ملے گا۔ نامساعد حالات میں آئیڈیل بجٹ۔ٹیکنیکل ایجوکیشن کی بات ہوئی اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ گورنمنٹ کے پاس ریسورسز نہیں ہیں۔ نہ ہی گورنمنٹ اِتنی زیادہ jobs create کرسکتی ہے کہ وہ ہر educated جو ہمارا یہاں نوجوان ہے اُسکو نوکری دے۔اس کے لئے ہمیں یہاں پرائیویٹ سیکٹر کو improve کرنا پڑے گا ہمیں ایجوکیشن سیکٹر کو improve کرنا پڑے گا ہمیں لائیواسٹاک کو improve کرنا پڑے گا۔اور اسکے لئے سی ایم بلوچستان نے باقاعدہ لائیواسٹاک میں اور ایگریکلچر میں رقوم رکھی ہیں۔ B-Quetta یورپی یونین کے تعاون سے 07 بلین روپے پڑے ہیں جن سے ہمارے لاکھوں نوجوانوں کو ہم ٹیکنیکلی ٹرینڈ کریں گے اور پھر ہم انکو liasion کریں گے ہم different ممالک میں جہاں skilled labours کی یا skilled لوگوں کی جو ہماری educated lot ہے وہاں اُنکے لئے opportunities hunt کریں گے اور اِن نوجوانوں کو باہر بھیجیں گے باعزت روزگار ہوگا اور remittance کی مد میں بلوچستان کو بہت زیادہ پیسے ملیں گے یعنی آج تک کسی گورنمنٹ نے اس چیز کو دیکھا ہی نہیں ہے محسوس ہی نہیں کیا کہ ہم بلوچستان کے نوجوانوں کے لئے کیا کرنے جارہے ہیں کیا کرسکتے ہیں۔ مجھے گلہ ہے تمام پولیٹیکل پارٹیز سے کہ نوجوانوں کی بات تو سب کرتے ہیں لیکن آج تک یوتھ پالیسی بنی ہی نہیں ہے۔ یعنی Your don't have a road-map for your youths. جب آپ کے پاس کوئی road-map نہیں ہے نوجوانوں کی جب آپ کے پاس کوئی گائیڈ لائن نہیں ہے جب آپ کو یہ گائیڈ لائن آپ کے پاس نہیں ہے کہ ہم

نے یوتھ کی ایجوکیشن کے لئے کیا کرنا ہے ہیلتھ کے لئے کیا کرنا ہے انکی job securities کے لئے کیا کرنا ہے That all comes in youth policy. اور الحمدللہ سی ایم بلوچستان کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ پہلی مرتبہ youth policy table ہونے جا رہی ہے اور مَیں نے اپنے الیکشن کیمپین میں نوجوانوں سے یہ وعدہ کیا تھا کہ انشاء اللہ ہم یوتھ پالیسی بنانے جا رہے ہیں جس کے بہت دوررَس نتائج ہوں گے ہم وہ واحد صوبہ ہے جس نے یوتھ پالیسی نہیں بنائی اور الحمدللہ اسی طرح climate change سی ایم صاحب نے اس چیز کو باقاعدہ، جو بلوچستان کو چیلنجز ہیں 2022ء میں جو فلڈ آیا اُس میں 700 billions کے نقصانات ہوئے صوبہ بلوچستان میں۔ آپ کا infrastructure تباہ ہوئے اور مَیں یہاں appreciate کرتا ہوں پی ڈی ایم اے بلوچستان کو کہ یہاں جب بھی کوئی disaster آیا ہے جب بھی climaty changes آئی ہیں۔ تو وہ جو efficiency پی ڈی ایم اے نے اپنے limited resources سے دکھائی ہے اسکا بلوچستان کے تمام لوگ گواہ ہیں۔ اور مَیں سی ایم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ پی ڈی ایم اے کے جو فنڈز ہیں وہ enhance کیئے ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ڈسٹرکٹ لیول پر، ڈویژنل لیول پر کیونکہ ہماری جو بلوچستان ایک vast province ہے۔ climaty میں جب بھی کوئی disconnectivity یا کوئی bridge یا کوئی بھی land-slidings ہوتی ہیں تو اُس وقت وہاں relief goods کو پہنچانا اور ریسکیو آپریشن ہمارے لیئے مشکل ہو جاتا ہے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ جو major chalenges ہیں ہم اُس طرف اپنے فنڈز اُس طرف move کر دیں کچھ نہیں ہوگا اگر بلوچستان میں پانچ سال نالیاں نہ بنیں۔ مَیں حلفاً کہتا ہوں کہ جو میری constituency ہے اُس میں ہر گلی ہر روڈ تین تین چار چار مرتبہ بنا ہے There is no quality to check the constructions. آپ کا کوئی چیک اینڈ بیلنس سسٹم ہی نہیں ہے آپ کا روڈ کا کوئی لائف ہی نہیں ہے آپ دنیا کے نظام کو دیکھیں اور اپنا دیکھیں۔ آپ پلاننگ کریں گے آپ جو کنٹریکٹ ہائر کریں گے اُس روڈ کی لائف اگر نہیں ہوگی اُس کنسٹرکشن کا اُس انفراسٹرکچر کی اگر لائف نہیں ہوگی۔ اُس کنسٹرکشن کا اُس انفراسٹرکچر کی اگر لائف نہیں ہوگی تو یہ تو پلاننگ نہیں ہوئی تو ہم اپنے پیسے ضائع کر رہے ہیں۔ ہم صرف یعنی میری پہلی بجٹ اسپیچ ہے اور پہلا بجٹ ہے اور مَیں نے جو observe کیا کہ جو پی ایس ڈی پی بک آئی کہ سارے دوست کنگھالنے لگے کہ میری کون سی اسکیم آئی ہے کہ کون سی نہیں آئی ہے تو اگر ہم مجھ سمیت ساری اسکیمات کو اٹھالیں تو وہ اس نیچر کی ہیں جس سے لوگوں کا کوئی سوشل اکانومک امپیکٹ نہیں ہونے والا ہے۔ ہمیں باقاعدہ ایک پلاننگ کرنی پڑے گی۔ انفراسٹرکچر کے حوالے سے constructurer کے حوالے سے اور صحت کے حوالے سے۔ آج یعنی ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب بھی یہاں کوئی کانگو کا نام سنتا ہے کانگو ایک عام بیماری ہے لیکن یہاں جب کوئی بھی کانگو کا ایک کیس

رپورٹ ہوتا ہے تو پریشانی ہو جاتی ہے۔ آیا ہمارا ہیلتھ کا سسٹم اِتنا بیٹھ گیا ہے کہ ہم اسکا علاج نہیں کر سکتے۔ اُس کے لئے علاج کیا ہے isolation wards بنا دیں۔ isolation wards اگر ہوں تو علاج و معالجہ ہو سکتی ہیں۔ یہ اُن حکومتوں کی ذمہ داری تھی جو ہم سے پہلے تھے لیکن اگر وہ کام نہیں کر گئے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم کام کریں ہم پیسہ لگائیں اپنے جو علاقے کے جو genuine issues ہیں آج کوئٹہ پر ٹینکر مافیا کا قبضہ ہے۔ یعنی آپ اگر بجٹ اُٹھا کر کے دیکھیں کہ ہم واسا اور پی ایچ ای میں کتنا پیسہ خرچ کر رہے ہیں اور اُس سے ہمیں کتنا فائدہ مل رہا ہے عام عوام کو کتنا فائدہ مل رہا ہے۔ یعنی ہم دو گھنٹے کرپشن کی باتیں کر رہے ہیں۔ ہمارا سسٹم یہ ہے ایک incentive دیتا ہے کہ ہم کرپشن کریں۔ اب ایک شخص کی تیس ہزار تنخواہ ہے اُس نے اپنے بچے کو پرائیویٹ اسکول میں داخل کروانا ہے کیونکہ ہمارا ایجوکیشن سسٹم کام نہیں کر رہا ہے مَیں نے علاج اُس غریب نے اپنا علاج پرائیویٹ ہسپتال سے کرانا ہے اُس نے اپنے بچوں کو پرائیویٹ اسکول میں داخل کرنا ہے اُس نے بل، اتنے بھاری بھرکم بل آتے ہیں اور بجلی آتی نہیں وہ بھی بھرنے ہیں اور اپنا گھر بھی چلانا ہے۔ تو وہ مجبور ہے، کئی مرتبہ یہاں بلایا لیکن اُس بلانے کا ایک پرسنٹ بھی فائدہ نہیں اگر آپ کا بل جمع نہیں ہے وہ کاٹتے ہیں لیکن بجلی آپ کو دو تین گھنٹے ملتی ہے پندرہ سے بیس ہزار آپ کا بل ضروری آتا ہے۔ اُس کے اُوپر کوئی check & balance system نہیں ہے، ہمارا monitoring & evaluation system ہی نہیں ہے، اگر ہے وہ کام ہی نہیں کر رہا۔ جب سزا اور جزا کا نظام ختم ہو جاتا ہے پھر یہی situation ہو گی جس طرح ہے۔ لہذا مَیں climate change ہے لائیو اسٹاک ہے سارے دوستوں کو پتہ ہے، مَیں نے ایجوکیشن کو اِس لیے focus کیا کیونکہ سی ایم صاحب نے initiatives رکھے ہیں اُس کے لیے یہ پہلی مرتبہ ہوئے۔ اِس مرتبہ اگر بجٹ کا 12% ہے تو next 13, 14 پر چلا جائے گا۔ یہ reverse نہیں ہو گا آگے جائے اور اِنشاء اللہ ہم جتنا invest کریں ایجوکیشن میں اُس کے positive impacts ہوں گے۔ مَیں ایک مرتبہ پھر سی ایم بلوچستان اور اُن کی financial team کو مبارکباد دیتا ہوں ایک بہترین بجٹ پیش کرنے کو۔ Thank you Sir.

جناب اسپیکر: Very impressive and meaningful speech. کے بعد جناب سلیم کھوسہ صاحب۔ جی پلیز قائد حزب اختلاف۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! سی ایم صاحب بھی تشریف فرما ہیں اُن سے مَیں یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو ہمارے اسمبلی ہال کے بارے اور اسمبلی کی بلڈنگ کے بارے میں جو اِن کی یا renovation کر لیں یا نئی بلڈنگ بنا لیں۔ تو اِس پر مَیں کہتا ہوں کہ سی ایم صاحب اِس پر action لے لیں کہ revonation کرنی ہے تو اِسی طرح اِس پر ایک کمیٹی بنائی جائے اُس کمیٹی کے through یا کمیٹی کے through نہیں ہوتی ہے جو بھی طریقہ کار

ہے جو easy ہوتا ہے اُس پر کام کیا جائے اگر نئی بلڈنگ بنانی ہے تو اُس کے لیے کچھ companies کو hire کر لیں ۔ ٹینڈر کر لیں اُس میں جتنے بھی consultants آئیں گے اور اُس کے ساتھ بیٹھ کر اپنی requirment دے دیں گے اور اُس کے مطابق جس کا design اچھا ہوگا اُس کو hire کریں گے جو bid کم دے گا اُس کو hire کریں گے وہ کام کرلے گا۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے جتنا جلد سے جلد ہوسکتا ہے اِن چیزوں کو۔ اگر renovation پر جانا ہے تو میرے خیال میں سی ایم صاحب اِس پر بھی action لے لیں کہ renovation پر جائیں۔ دوسری بات جناب اسپیکر! آپ کے توسط سے سی ایم صاحب جو ہمارا MPAs Hostel ہے اِس کے لیے بجٹ میں پیسے نہیں رکھے ہیں اِس کی furnishing کے لیے تو میں گزارش کروں گا سی ایم صاحب سے کہ اِس کے لیے بھی پیسے کا انتظام کر دیں تاکہ بلڈنگ تیار ہے اور اُس کی، ابھی اور خراب ہوتی جارہی ہے کیونکہ کافی ٹائم ہوگیا ہے پڑی ہوئی ہے renovation اُس کی ہوگئی ہے اور ایک خوبصورت سی بلڈنگ بن گئی ہے اُس کی renovation ہوچکی ہے اگر اب اِس میں ہم فرنیچر یا اِس کو run نہیں کریں گے تو میرے خیال میں اور damage ہوتا جائے گا۔ تو یہ دو گزارشات میری آپ کے توسط سے سی ایم صاحب سے ہے کہ اِن پر ذرا جلدی ایکشن لے لیں اور اِن پر کچھ کام کرلیں تاکہ یہ دونوں چیزیں ہماری ہوجائیں۔ شکریہ جناب عالیٰ۔

جناب اسپیکر: جی ظہور بلیدی صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر منصوبہ بندی وترقیات): شکریہ جناب اسپیکر! اپوزیشن لیڈر صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ ہمارا اسمبلی ہال کافی پرانا ہوچکا ہے۔ یہاں کا جو sound system ہے mics ہیں اور کرسیاں ہیں وہ تقریباً آج خستہ حال ہوچکی ہیں۔ اور میری اپنی بھی رائے یہ ہے اور ہمارے اکثر ممبران کی یہ رائے ہے کہ اگر ہم اِس کو دوبارہ renovate کرنے بیٹھ جائیں تو اِس بلڈنگ کا structure شاید برداشت نہ کرسکے۔ تو اِس کو دوبارہ بنانا چاہیے۔ site یہ ہو یا کوئی اور ہو لیکن میری اپنی رائے یہ ہے کہ site یہی رکھیں اچھا designer یا آرکیٹیکٹ منگوا لیں یا اِسی design پر construct کرنا ہے یا کوئی design change کرنا ہے تو اُس پر ہم آگے جائیں اور دوسری بات MPAs Hostel کی renovation کی ہے، وہ Public Sector Development Program سے نہیں ہوگا اُس کے لیے نان ڈویلپمنٹ سے ہم فنڈز کا بندوبست کریں گے اور اُس کو بھی furnish کرکے دیں گے۔

جناب اسپیکر: thank you۔ جی اِسی سے متعلق ہے؟ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جی ہاں! میری صرف ایک گزارش ہے فیصلہ گورنمنٹ کو کرنا ہے لیکن سر! اِس کو مت گرائیں

اِس کو renovate کریں یہ ہمارے اپنے کچے گھر سو سو سال چل رہے ہیں۔ یہ تو ابھی 70s میں بنی ہے، یہ خوامخواہ ہم گرادیں گے MPAs Hostel پانچ سال میں ہم سے تیار نہیں ہوسکی اُس کی renovation ۔اب اِس کو گراؤ گے تو دس، بیس سال اِس کو لگ جائیں گے، میری گورنمنٹ سے گزارش ہے کہ آپ experts کو بلائیں، experts سے رائے لےلیں اِس کے بعد ابھی اِس کو بھی گرایا تو مَیں یہ کہتا ہوں کہ بہت بڑی، یہاں انگریز کے زمانے کے گھروں میں ہم رہ رہے ہیں یہ تو 70s میں بنی ہے یہ کب اتنی پرانی ہوگئی ہے کہ اب اِس کو گرائیں اور ایک نئی بنائیں۔ نہ اتنے پیسے آپ کے پاس ہیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب اسپیکر: thank you ۔اپنا ظہور بھائی آپ بیٹھیں۔ سر! یہ بحث لمبی ہو رہی ہے اِس پر already ۔ok

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: ڈاکٹر صاحب کی بات اہمیت کی حامل ہے وہ ہمارے بزرگ ہیں سینئر سیاستدان ہیں پارٹی کے لیڈر ہیں اُن کا جو opinion ہے اُس کو ہم قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اِس پر ہم یہ کریں گے experts منگوا لیں گے اگر یہ بلڈنگ دس، بیس، پچاس سال چلی تو اس کو ہم چلائیں گے۔ اگر اُن کا opinion یہ ہوا کہ بلڈنگ خستہ حال ہے اور یہ نہیں چل سکتی تو اِس سے بہتر ہے کہ ہمارے اُوپر گرے ہم اُس کو پہلے گراتے ہیں اور ایک نئی بنادیں اِسی طرز کی بنادیں گے۔

جناب اسپیکر: یہ process جو ہے، attention please ۔جی leader of the House your attention please. یہ process جو ہے سی ایم صاحب نے ایک process چل رہا ہے ایک کمیٹی میرے خیال میں بن چکی ہے اِس کے اُوپر جو بھی طریقہ جو بھی فیصلہ ہوگا انشاء اللہ اُس پر عملدرامد ہوگا اُسی کے مطابق۔ لہٰذا اِس کو ہم اپنی speeches کو جاری رکھتے ہیں۔ سلیم کھوسہ صاحب۔ جناب سنجے کمار صاحب۔

جناب سنجے کمار: thank you جناب اسپیکر صاحب۔ سب سے پہلے مَیں عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر ہمارے سی ایم میر سرفراز بگٹی صاحب، وزیر خزانہ شعیب نوشیروانی صاحب اور فنانس، پی اینڈ ڈی اور سی ایم سیکرٹریٹ CM کی تمام ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اتنا بہترین بجٹ پیش کیا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اِس بجٹ میں سب سے زیادہ اہمیت تعلیم کو دی گئی ہے جو کہ ایک خوش آئند بات ہے۔ اور خاص کر اِس میں جو بے نظیر اسکالرشپ کو شامل کیا گیا ہے اُس میں first time اقلیتوں کو ایک خاص کوٹہ بھی دیا گیا ہے اور اِس میں transgenders کو بھی شامل کیا گیا ہے جو آج تک کسی صوبے میں بھی transgenders کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! نصیر آباد ڈویژن جو سب سے زیادہ آبادی رکھتا ہے، نصیر آباد ڈویژن میں میڈیکل کالج کے لیے فنڈز مختص کرنا اور گھمبٹ کے طرز کا ہسپتال عمل میں لانے میں مَیں نصیر آباد کے عوام کی طرف سے سی ایم صاحب کا شکر گزار ہوں اور یہ امید رکھتا ہوں کہ سے

صاحب آگے بھی بجٹ میں جو ہمارے بلوچستان کے عوام کے مسائل ہیں۔۔۔

جناب اسپیکر: Order in the House please۔جی آپ continue کریں please۔

جناب سنجے کمار: جو بلوچستان کے عوام کے مسائل ہیں اُن کو مدنظر رکھتے ہوئے آگے بھی فنڈ مختص کریں گے اور اقلیتوں کے ساتھ اُن کا جو تعاون ہے وہ تعاون آگے بھی برقرار رکھیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: مہربانی سنجے کمار صاحب۔ اب جناب فیصل جمالی صاحب۔?He is not around۔ جی محترمہ ہادیہ نواز صاحبہ۔

محترمہ ہادیہ نواز: شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے مَیں میر سرفراز بگٹی، وزیر اعلیٰ بلوچستان اور وزیر خزانہ شعیب نوشیروانی صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں ایک تاریخی اور کامیاب بجٹ پیش کرنے پر۔ یہ بجٹ اِس حوالے سے بھی ایک تاریخی بجٹ ہے کہ اس میں میرے ڈویژن نصیر آباد کے عوام کے لیے جگر کے بڑے ہسپتال کی تعمیر کو شامل کیا گیا ہے جو کہ نہ صرف میرے ڈویژن نصیر آباد کے عوام کے لیے بلکہ پورے بلوچستان کے عوام کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا۔ جناب اسپیکر! موجودہ بجٹ میں وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صاحب نے میری تجویز پر مختلف ترقیاتی منصوبوں کو شامل کیا۔ جس پر مَیں وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جناب اسپیکر! جیسا کہ آپ سب کے علم میں ہے کہ محکمہ موسمیات کی جانب سے اِس سال زیادہ بارشوں کی پیشنگوئی کی گئی ہے۔ میرے ضلع جعفر آباد میں ہر سال مون سون بارشوں کی وجہ سے بڑے پیمانے پر نقصانات ہوتے ہیں جس میں اِنسانی جانوں کے ضیاع ہونے کا خدشہ ہے اِس سلسلے میں محکمہ PDMA کو حکم دیا جائے کہ وہ مون سون کی بارشوں سے قبل میرے ضلع جعفر آباد میں ریلیف کیمپ قائم کریں تاکہ عوام کو ریلیف مل سکے۔ جناب اسپیکر! ضلع جعفر آباد میں امن وامان کی صورتحال کچھ دِنوں سے خراب ہے اِس سلسلے میں آئی جی بلوچستان پولیس سے گزارش ہے کہ وہ اِس کا نوٹس لیں۔ جناب اسپیکر! اپنی تقریر کے آخر میں سیکورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں جو ملک کے چاروں صوبوں میں مختلف حصوں میں اپنی بے مثال قربانیوں کے ساتھ ملک پاکستان کی حفاظت کررہے ہیں۔ پاک فوج کے شہداء کو سلام پیش کرتی ہوں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you thank you محترمہ ہادیہ نواز صاحبہ۔ سیّد ظفر آغا۔ He is not around? جی محترمہ فرح عظیم شاہ صاحبہ۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: شکریہ جناب اسپیکر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا وَّکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا۔ سب سے پہلے تو ایک مشورہ میرے کچھ اپوزیشن کی جو آنریبل ممبرز ہیں اُن کے لیے کہ اگر اُنہیں بجٹ میں کچھ اچھا نظر نہیں آتا تو ٹریژری بنچز پر جو بیٹھے ہوئے اراکین ہیں اُن کی طرف سے آپ سے ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ کا ہم appointments لیتے ہیں کسی

اچھے eye specialist سے۔ کیوں کہ اگر آپ۔۔۔(مداخلت) نہیں یہ آپ کے لیے نہیں ہے۔ یہ آپ کے لیے نہیں ہے لیکن آپ کے کچھ اراکین کو اِس بجٹ میں کچھ بھی اچھا نظر نہیں آرہا۔ تو میں نے ایک مودبانہ گزارش کی ہے۔

جناب اسپیکر: Please no cross talk please۔ مہربانی کر کے Chair کو address کریں۔ محترمہ continue کریں۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: جناب اسپیکر! اور مَیں یہاں خراجِ تحسین پیش کرتی ہوں چیف منسٹر بلوچستان میر سرفراز بگٹی کو بھی کہ اُنہوں نے ہمیشہ اپوزیشن کے یا کسی کے بھی چبھتے ہوئے سوالات اور تنقید کا جواب بہت ہی فراخدلی اور تمیز سے دیا ہے اور ایک شعر میں آپ کے توسط سے اُن کی نذر کرتی ہوں" کہ جو اعلیٰ ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں، صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانہ"۔ جناب اسپیکر! تعلیم کے حوالے سے just at a glance. کیونکہ ہمارے بہت سے معزز اراکین ہیں جنہوں نے بڑی تفصیلاً جو بجٹ میں اچھے اقدام حکومت کی جانب سے ہوئے ہیں، اُنہیں اِن تین دنوں میں بتایا ہے اگر ہم دیکھیں کہ تعلیم میں اِس بار 52% جو اضافہ کیا گیا ہے حکومت کی جانب سے یہ بہت ہی خوش آئند ہے۔ لیکن اِس کے ساتھ ساتھ میں ضرور ایک suggestion چیف منسٹر کو دینا چاہوں گی کہ جو پہلے سے قائم شدہ سکول ہیں اُن پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ کہیں پر اگر بلڈنگ صحیح نہیں ہے تو کہیں اسٹوڈنٹس کے لیے بیٹھنے کا اِنتظام بھی صحیح نہیں ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ ٹیچرز کی غیر حاضری بھی ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ صحت کی طرف اگر ہم دیکھیں تو صحت میں بھی بہت اچھے اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔ اور 30% اِس بجٹ میں اضافہ صحت کی سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے مَیں سمجھتی ہوں کہ ایک بہت خوش آئند اقدام ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ آپ جتنے بھی شعبہ جات کو دیکھیں، موسمیاتی تبدیلی کی اگر میں یہاں بات کروں تو گرین بلوچستان کا initiative جو وقت کی ضرورت بھی ہے کہ جس طریقے سے environmental changes اور weather changes ہم دیکھ رہے ہیں اُس کی وجہ سے بہت سے مسائل لوگوں کو درپیش ہیں۔

جناب اسپیکر: اصغر ترین صاحب! please discipline کا خیال رکھیں مہربانی۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: گرین بلوچستان کا initiative بھی نہایت خوش آئند ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ امن وامان کی صورتحال۔ ہمارا صوبہ اُس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک یہاں ایک peaceful atmosphere نہیں ہوگا اور اِس بجٹ میں 108 فیصد جو اضافہ کیا گیا ہے اسی issue کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بہت خوش آئند ہے۔ لیکن میں ہمیشہ یہاں بلکہ اِس امن وامان کی صورتحال پر بات کرنے سے پہلے جیسا کہ جناب اسپیکر! آپ جانتے ہیں۔

جناب اسپیکر: Minister for fisheries kindly. آپ اپنی seat occupy کریں۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: اور یہاں معزز اراکین بھی یہ جانتے ہیں کہ کل پرسوں میں ہی ایک آپریشن ہوا ہے اور جس میں نہایت خطرناک TTP کے جو کمانڈرز تھے اُنہیں گرفتار کیا گیا ہے جو ملک دُشمن عناصر کے ساتھ مل کر بلوچستان میں بدامنی create کرنا چاہتے تھے۔ تو مَیں خراج تحسین پیش کرتی ہوں اپنے تمام سیکورٹی نافذ کرنے والے اِداروں کو اور اِسکے ساتھ ساتھ espacially اپنی پاک فوج کو۔ جناب اسپیکر! وقت کی کمی کی وجہ سے، حالانکہ مَیں بات تو بہت زیادہ کرنا چاہتی تھی۔ لیکن میں کچھ suggestions یہاں ضرور دوں گی کہ transgenders کے حوالے سے اس بجٹ میں تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کوٹہ مخصوص کیا گیا ہے اِس کے ساتھ ساتھ یہ ایک ایسا طبقہ ہے جو بہت زیادہ نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ اور یہ بہت ہی بُرے حالات سے گزر رہے ہیں۔ تو transgenders کے حوالے سے میں چیف منسٹر سے آپ کے توسط سے یہ بھی request کروں گی کہ اِن کے لیے jobs کا بھی ایک کوٹہ مختص کیا جائے۔ اِسکے ساتھ ساتھ ہمارے آنریبل رکن اسد بلوچ صاحب یہاں موجود نہیں ہیں کل وہ خواتین کے حوالے سے جو ایک embroidery ایک دستکاری کا جو کام ہے ہمارے بلوچستان میں، اُس حوالے سے ایک تجویز دے رہے تھے تو according to the direction of our Chief Minister مَیں آپ سب کو یہ بتانا چاہتی ہوں۔ جناب اسپیکر! آپ کے توسط سے کہ اگست میں ایک بہت بڑی کانفرنس کا انعقاد ہونے جارہا ہے جس میں ہمارے باہر کے ملکوں سے ڈیزائنرز، جرنلسٹس اور ماڈلز آرہے ہیں اور اس کا مقصد یہ ہوگا کہ ہماری جو خواتین دستکاری کا کام کرتی ہیں اُن کی رسائی عالمی انٹرنیشنل مارکیٹس تک ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! کل ڈاکٹر مالک صاحب نے فنکاروں کے حوالے سے بھی بات کی تھی۔ اور میں اس بات کو second کرتی ہوں کہ ہمارے جو فنکار ہیں، they are our face اور وہ ہمیں پوری دنیا میں represent کرتے ہیں۔ تو ہمیں اُن کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیے اور میں request کروں گی چیف منسٹر کو کہ ہمارے جتنے بھی فنکار ہیں اُنکے لیے بھی کچھ facilities کا اعلان کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! میں یہ دیکھ رہی تھی کہ پاپولیشن ویلفیئر کے ڈیپارٹمنٹ پر کوئی خصوصی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ تو اس طرف بھی جناب اسپیکر! آپ کے توسط سے میں چیف منسٹر سے یہ request کروں گی کہ اس حوالے سے بھی وہ ضرور دیکھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! دنیا میں وہی قومیں ترقی کرتی ہیں اور کامیاب ہوتی ہیں جو جھوٹ نہ بولتے، دوغلی نہ ہوں اور دھوکے نہ دیں۔ ہمارے معزز رُکن مولانا ہدایت الرحمٰن نے بھی کرپشن کے حوالے سے جو بات کی تھی اُسکو بھی میں second کروں گی۔ اور سب سے بڑا جو مسئلہ ہے کرپشن جو کہ پوری دنیا کا مسئلہ ہے۔ لیکن اگر پاکستان میں اسکا ratio دیکھا جائے تو کہیں زیادہ ہے۔ بلوچستان اب جس طرح ہمارا دَورِ حکومت ہے تو آپ کے توسط سے میں یہ بھی rerquest کروں گی کہ چیف منسٹر نے جس طریقے سے گڈ گورننس کا ایک آغاز کیا ہے۔ تو اسکو properly اور seriously

دیکھا جائے تاکہ کرپشن جب نہیں ہوگی تو ہمارا صوبہ بھرپور ترقی کرے گا۔ جناب اسپیکر! آخر میں میں یہاں ہماری ایک تحریک کا ہم نے آغاز کیا ہے، ایمان پاکستان نے کہ ہم سبز ہلالی پرچم کو اپنی زندگی کا لازم اور ملزوم حصہ بنائیں گے۔ تو میں آپ کے توسط سے اپنے تمام، کیوں کہ جتنے بھی یہ اراکین یہاں پر بیٹھے ہیں ہم اپنے صوبے کو اپنے لوگوں کو represent کرتے ہیں۔ کیوں کہ پاکستان ہے تو ہم ہیں۔ اور یہ سبز ہلالی پرچم ہی ہماری پہچان ہے۔ تو اسے لازمی اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ بہت شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: thank you محترمہ فرح عظیم شاہ صاحبہ۔ محترمہ غزالہ گولہ بیگم صاحبہ۔

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (میڈم ڈپٹی اسپیکر): thank you جناب اسپیکر صاحب۔ آج اس طرح سے بجٹ کے اُوپر discussion ہو رہی ہے میں کہوں گی کہ جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ ہماری حکومت کو بنے ہوئے ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا ہے۔ تاہم اس کے باوجود ایک جمہوری، سیاسی اور ایک سماجی بجٹ پیش کیا گیا۔ حالانکہ حکومت بننے کے اب تک اس دوران حکومت کو اتنا وقت بھی نہیں ملا دو مرتبہ سینیٹ الیکشنز ہوئے، presidential elections ہوئے اور cabinet بھی بنائی گئی لیکن اُس کے باوجود بھی ایک متوازن بجٹ پیش کیا گیا، جس کے لیے میں اپنے سی ایم صاحب اور اُن کی ٹیم کو فنانس منسٹر صاحب اور اُن کی ٹیم کو پی اینڈ ڈی منسٹر اور اُن کی ٹیم تمام ڈیپارٹمنٹس جنہوں نے بجٹ بنانے میں کام کیا اُن سب کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اور اُس کے ساتھ اپوزیشن کا بھی ہم thank you کرتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنی بلوچستان کی روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیشہ ایک دائرے کے اندر اگر اُنہوں نے کوئی بات اپنی اختلاف بھی رکھنا ہے تو اُنہوں نے بہت ہی ایک مہذب اور پروقار انداز سے اپنا احتجاج کیا ہے۔ یہ ہمارے لیے تمام پاکستان کے اُس میں بلوچستان کو یہ اعزاز جاتا ہے کہ کہیں بھی ہم ہوں چاہے ٹریژری بنچز پر ہو یا اپوزیشن ہم نے مل جول کر اور ایک دوسرے کی عزت کے ساتھ ہی کام کیا ہے۔ جناب اسپیکر! جس طرح سے ہم نے بجٹ کو دیکھا تو بجٹ ایک متوازن بجٹ ہے جسے ہم عوام دوست بجٹ بھی کہتے ہیں۔ اس میں تمام جتنے بھی سیکٹرز ہیں اُنہیں مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور جو ہمارے important sectors ہیں اسپیشلی ایجوکیشن اور ہیلتھ کے اُوپر کہیں گے تو اِنہوں نے اُس کے لیے بھی 52% ایجوکیشن پر اور 30% ہیلتھ کے لیے رکھا ہے۔ لیکن ہیلتھ کے اُوپر میں سمجھتی ہوں کہ اس کو زیادہ priority دی جائے کیوں کہ basic چیز ہماری ہیلتھ ہے اگر ایک بندہ صحت مند ہے تو وہ تعلیم بھی حاصل کرے گا وہ آگے کی طرف بھی بڑھے گا، اگر اُس کے پیٹ میں خوراک ہے تو وہ آگے کام کی طرف جائے گا تو ہمیں یہ چیزیں ضرور دیکھنی چاہئیں کہ جو basic مسائل ہیں ہمارے لوگوں کے، جو ہمارے عوام کے basic چیزیں ہیں اُنہیں ہم ضرور consider کریں جس میں اُن کے لیے روزگار، خوراک اور صحت۔ تعلیم تو بہت ہی ضروری ہے تعلیم کے لیے تو ہم کوئی بات ہی نہیں کر سکتے

ہیں لیکن جب تک آپ ایک صحت مند زندگی اور برسر روزگار ہونگے تو ہم آگے کی طرف بھی بڑھ سکتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ میں یہ کہوں گی کہ جس طرح سے نصیر آباد ڈویژن میں liver transplant کے لیے جو گھمبٹ کے طرز پر ہو بالکل ہم اس کے لیے اپنے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری صاحب کے thankful ہیں۔ اور ساتھ ہم میر صادق عمرانی صاحب کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے یہ تجویز دی اور میں یہ بھی کہوں گی کہ چونکہ نصیر آباد کا علاقہ ہمارا بہت گرم علاقہ ہے اور یہاں عموماً ابھی نہیں کافی عرصے سے یہاں ہمارے patient جو liver کے عارضے میں مبتلا رہے ہیں اُس کی وجہ شاید صاف پانی کا نہ ہونا، زندگی کی ضروریات کی خوراک صحیح نہیں اور گرمی کی وجہ کیوں کہ بلوچستان میں سب سے گرم ترین علاقہ ہمارا نصیر آباد ہے۔ اُس کے ساتھ ہمارا کوئٹہ میں بھی جو ہمارا میڈیکل کا سنٹر آیا ہے وہ بھی ہمارے لیے ہمارے عوام کے لیے اور ان کے لیے ایک بہت بڑی چیز ہے NICVD کا کوئٹہ میں جو لایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ جناب اسپیکر! میں ایک بات اپنے سی ایم صاحب کے نوٹس میں بھی لاؤں گی اور آپ کے کہ ہم reserve seat پر آئی ہوئی خواتین کو یہ نہ کہا جائے کہ ہم مخصوص نشست والے ہیں یا ہم خیراتی سیٹ پر آئے ہوئے ہیں۔۔۔ (ڈیسک بجائے گئے) thank you so much جناب اسپیکر صاحب! ہم اگر جنرل سیٹ پر الیکشن لڑ کے نہیں آتے لیکن elected members ہمیں چن کے لاتے ہیں ہم چار چار ووٹوں پر آتے ہیں تو it means کہ وہ تو ایک constituency سے آتے ہیں ہم چار constituency سے ہم آگے کی طرف آ رہے ہیں۔ اور ہمیں اُس طرح سے نہ دیکھا جائے کیوں کہ جس طرح سے ہم آ رہے ہیں الیکشنز میں اسی طرح سے جو پاکستان کا سب سے بڑا محترم اور بڑا ادارہ ہے ہمارے سینٹ کا وہ بھی اُسی طرح سے آتے ہیں ممبرز جنہیں ہم ووٹ دے کر لے کر آتے ہیں۔ تو لہٰذا ہمیں کسی خیراتی سیٹ یا reserve seat پر نہ لایا جائے۔ اور سی ایم صاحب کے نوٹس میں لانا چاہونگی جس طرح سے district and division جو بھی ہمارے سیکرٹری صاحبان یا علاقے کے جو آفیسرز ہیں یا جو وہ پہلے کہتے ہیں۔ اگر ہم نے کسی پوسٹنگ یا کسی چیز کے لیے بات کرنی ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ پہلا حق وہ elected member کا جو وہاں سے elect ہو کر آیا ہے۔ اس چیز کو ضرور مدنظر رکھا جائے کہ اگر وہ elected ہیں تو ہم بھی اُنہی کے علاقے سے اپنے لوگوں سے ووٹ لے کر آگے کی طرف آ رہے ہیں۔ اور یہ کہوں گی، سی ایم صاحب تو موجود نہیں ہیں کہ جس طرح سے اُن کا thank you کہ اُنہوں نے ہم خواتین کے لیے فنڈز رکھے لیکن شروع میں یہ تاثر دیا گیا تھا میرے خیال میں چاہے وہ femalies ہوں یا male ہوں کہ جی بجٹ میں کچھ اُن کے لیے جو ایلوکیشن زیادہ تھی کیونکہ ہم لوگوں نے جو لسٹ بنائی جس وقت بجٹ بنا اس میں کچھ ہمارے فنڈز میں کمی ہوئی ہے۔ تو لہٰذا میں یہ request کروں گی۔ کہ اگر ہماری جو priority والی جو اسکیمز ہیں، جو کچھ ہماری ان میں changes ہو گئی ہیں کچھ جو سیکنڈ اس فیز پر تھے وہ ہماری اوپر آ گئی ہیں اور priority ہماری جو اسکیمز ہیں وہ

رہ گئی ہیں۔ لہٰذا P&D department یا اے سی ایس صاحب جو بھی ہیں اُنہیں یہ instructions دی جائے کہ اگر ہم اتنی ہی limit کی اسکیمز change کرکے اگر اُس میں دوسری ایجنسی کو دے دیں تو اس میں kindly ہمارے لیے ایک چیز کی سہولت ہمیں دی جائے۔ اور جس طرح سے ایجوکیشن کی اُس میں بھی یہ آکسفورڈ کے حوالے سے بھی جو scholarships ہیں وہ بھی ایک خوش آئند اقدام ہے اور ہیلتھ میں بھی میں یہی کہوں گی، ہمارے منسٹر صاحب بھی ابھی آئے ہیں کہ ہیلتھ میں گائنی وارڈز especially وومن اینڈ چائلڈ کے لیے ہمیں بہت سی چیزیں درکار ہیں جو اُنہیں سہولتیں میسر نہیں ہوتیں۔ تو اُن چیزوں کو ہم ضرور consider کریں دوسری بات صحت کے ساتھ ساتھ وومن ڈیپارٹمنٹس ہیں اُس میں ہیلتھ کی اُس میں گائنی کو special consider کیا جائے اور چلڈرن وارڈ کو فعال کیا جائے۔ زیادہ ٹائم میں نہیں لوں گی جناب سپیکر صاحب! اس فلور پر میں یہ کہوں گی کہ صحبت پور کی طرف کیونکہ ہمارا صحبت پور کا علاقہ بھی ایگریکلچر کا سب سے بڑا جو ڈویژن ہے وہ نصیر آباد ہے۔ اور تین مرتبہ جو وہاں سیلاب آیا ہے اُس سیلاب میں تقریباً ہمارے ڈسٹرکٹ اور ڈویژن کے تمام انفراسٹرکچر تباہ ہو چکا ہے، چاہے وہ روڈز، ہسپتال، سکولز جو تھے سب چیزیں ختم ہو چکی ہیں، اُن کے اوپر ضرور توجہ دی جائے اور ورلڈ بینک کی طرف سے ایک پروجیکٹ ہے ڈیرہ اللہ یار ٹو حیر دین، بلیک ٹاپ روڈ ہے اُس کی فنڈنگز بھی ہو چکی ہے اور پی ایس ڈی پی میں بھی آ چکا ہے۔ تو لہٰذا میں سی ایم صاحب کے نوٹس میں یہ لاؤں گی کہ kindly اس کے اوپر جلد سے جلد کام شروع کیا جائے اور یہ روڈ مکمل ہو۔ اور ایگریکلچر کے حوالے سے بھی یہی کہوں گی ہمارا صوبہ ہمارا ڈویژن اور ہمارے ڈسٹرکٹس پر منحصر ہے زراعت پر تو کوئی بھی اس میں subsidy فارمرز کے لیے یا لوگوں کے لیے اُس میں ضرور دی جائیں In the end. thank you so much جناب اسپیکر! کیونکہ اور لوگوں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب اسپیکر: thank you.

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (ڈپٹی اسپیکر): میں یہی کہوں گی کہ thank you so much.

جناب اسپیکر: thank you میڈم، جی جناب سلیم احمد کھوسہ صاحب۔

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اینڈ ہاؤسنگ): شکریہ جناب اسپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ بجٹ 2024-25ء کا جو پیش کیا گیا ہے ظاہر ہے ہم تو treasury benches والے تو ہمیشہ مطمئن رہتے ہیں۔ لیکن واشک والوں نے کوئی احتجاج نہیں کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اپوزیشن بھی بہت زیادہ مطمئن ہے۔ یہ نشانی ہے کہ یہ بہترین بجٹ پیش کیا گیا ہے جس پر دن رات محنت کی گئی، ظاہر ہے سی ایم صاحب اور سی ایم صاحب کی ٹیم نے شعیب نوشروانی صاحب اور ان کی پورے ٹیم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اسی طرح پی اینڈ ڈی کے ظہور صاحب اور ان کی ٹیم کو

مبارکباد دیتے ہیں کہ متوازن اور بہترین اس صوبے کو جو ہمارا پہلا بجٹ دیا گیا ظاہری بات ہے بلوچستان ایک وسیع تر صوبہ ہے جہاں بہت سارے ایشوز ہیں بہت سارے معاملات ہیں یہ بجٹ میں نہیں سمجھتا کہ سارے ہمارے مسئلے یکا یک حل کردے یا ختم کردے اپوزیشن کے کچھ دوستوں نے یہاں تھوڑی بہت ناراضگی کا اظہار بھی کیا شاید کسی حلقوں کو نظرانداز کیا گیا کسی بھی لحاظ سے۔ جس طرح حاجی نواز صاحب نے کہا ہم اپوزیشن سے ہیں لیکن ہمارے لوگوں کا کیا قصور ہے جنہیں نظرانداز کیا جارہا ہے یا کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کے ساتھ ہمیشہ اس بجٹ میں cushion رہتا ہے overall year ایسا نہیں ہے کہ اس کے بعد چیزیں ختم ہوجاتی ہیں۔ تو میں سی ایم صاحب سے یہ ضرور گزارش کروں گا۔ اگر کہیں پر کوئی نظرانداز ہوا ہے کیونکہ یہ پورا صوبہ ہمارا ہے ہم اس سے ہیں یہ ایوان محترم ہے۔ ان سب کو اس صوبے کے عوام نے یہاں بھیجا ہے۔ جس طرح ہمارے حلقے کے لوگوں کا اگر کہیں پر حق بنتا ہے تو ان کا بھی اُسی طرح حق بنتا ہے تو ان سب کو ایڈجسٹ کیا جائے، اگر کسی بھی لحاظ سے کہیں نظرانداز ہوا ہے، میری یہ بھی گزارش رہے گی اور کوشش بھی کریں گے، میں اپنے طور پر بھی اس حوالے سے ضرور کوشش کروں گا۔ کیونکہ ہم بھی اس حکومت کا حصہ ہیں۔ خاص طور پر اس بجٹ میں ہیلتھ اور ایجوکیشن کو زیادہ focus کیا گیا ہے۔ لیکن کچھ تلخ حقائق بھی ہیں جو اس ایوان کے سامنے اس صوبے کے سامنے ضرور رکھنے چاہئیں کہ اتنے بڑے لیول پر پیسے دینے کے باوجود یہ ایک تسلسل ہے یہ آج کا قصہ نہیں یہ شاید پچھلی حکومت کا بھی نہیں شاید اُس سے پچھلی حکومت کا بھی نہیں۔ لیکن ایک یہ تسلسل ہے اگر حکمران اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتے تو اُس ڈیپارٹمنٹس کے اندر یا اُس کے اندر جو مافیاز جنم لینا شروع کردیتے ہیں۔ اسی طرح مختلف ڈیپارٹمنٹس میں ہم یہی حال دیکھ رہے ہیں جو یہاں شور شرابہ ہوتا ہے مخالفت میں اگر ہیلتھ کی بات کروں جمالی صاحب ہمارے بھائی ہیں ان کو اور ہمیں تو آئے ہوئے دوڈھائی تین مہینے بھی نہیں ہوئے ہیں۔ لیکن آج بھی اگر آپ rural areas کی طرف overall بلوچستان میں چلے جائیں خاص طور پر نصیر آباد ڈیژن میں آپ یقین کریں snake اور dog bites کی ویکسین بھی موجود نہیں ہیں یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے health department پر کہ اتنے پیسے خرچ کرنے کے باوجود کیوں یہ حالت ہے۔ جناب اسپیکر! 2022ء کا سیلاب گزرا اس صوبے سے جو سب سے زیادہ damage میرے حلقے اور نصیر آباد ڈیژون کو کیا۔ بڑے تکلیف سے ہم اُس دور سے گزرے۔ یہ میرا اپنا ذاتی تجربہ ہے جو میں بتارہا ہوں۔ وہی جو میں نے تھوڑی دیر پہلے عرض کیا ہے کہ حکومت اپنی جب ذمہ داری کے ساتھ نہیں دیکھتی ہیں تو پھر مافیاز جنم لیتی ہیں۔ میں یہاں پر بڑا شور شرابہ کرتا رہا PDMA کے حوالے سے، بہت بڑا پیسہ دیا گیا اُس دور میں۔ لیکن آپ یقین کریں ہمارے جو لوگوں کی حالت زار تھی میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم دو چار لاکھ شائد اُس سے بھی زیادہ جب وہ سیلاب آیا تو لوگ روڈوں پر آگئے روڈوں پر پڑے رہے۔ تو disaster کے حوالے سے بہت بڑی ذمہ داری بنتی تھی PDMA کی اس دور میں

ضیا لانگو صاحب کے پاس یہ پورٹ فولیو تھا میں یہاں لڑتا رہا روتا رہا لیکن کسی نے بھی نہیں سنی کسی نے بھی نہیں دیکھا۔ ہمارے علاقے میں 2010ء، 2012ء، 2022ء میں یہ بہت بڑے سیلاب سے گزرے ہیں اور پورے علاقے کا نقشہ change کر کے رکھ دیا ان سیلابوں نے لیکن کوئی اس طرز کا کام نہیں ہوسکا کہ خدانخواستہ اللہ نہ کرے اس پہ آج پھر اس طرح کی situation نہ آئے کہ کہیں بھی پیشنگوئی کی جارہی ہے اس دفعہ کہ شاید پھر اللہ نہ کرے کہ وہ situation بن سکتی ہے ان علاقوں میں۔ تو سی ایم صاحب موجود ہے میں سی ایم صاحب سے ضرور گزارش کروں گا ایک تو ہم جب ایک طوفان تباہی آتی ہے اُس کے بعد ہم جاگتے ہیں۔ میں نے irrigation، کیوں کہ irrigation کی بھی بہت بڑی ذمہ داری بنتی ہے میں نے اریگیشن منسٹر صاحب سے بھی دو تین دفعہ میٹنگ کی میں ان کے آفس میں گیا میں نے ان سے گزارش کی کہ اس دفعہ بھی خدانخواستہ اس طرح کی situation بن سکتی ہے کیونکہ climate change ہے۔ کسی چیز کا بھی بھروسہ نہیں ہے کچھ بھی ہوسکتا ہے لیکن آپ لوگ کم سے کم alert رہیں۔ مہربانی کر کے جلد سے جلد اِن ڈویژن کے ہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں اپنا ایک equipment کے ساتھ اپنا ایک کیمپ وہاں establish کریں۔ تو میں سی ایم صاحب سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ لازماً، کیونکہ بارشوں کا بھی سلسلہ شروع ہونے والا ہے خدانخواستہ وہ situation بنے۔ تو ہمیں پہلے سے ہی alert رہنا چاہیے خود اس طرح کی تباہی آتی ہے تو کم سے کم حکومت اپنی ذمہ داری نبھانے کی کوشش کریں disaster تو دنیا میں آتے ہیں ان کو سنبھالنا تو بہت بڑی مشکل ہوتی ہے لیکن کم کیا جاسکتا ہے تو جس طرح میں نے ہیلتھ کی بات کی ہے کہ حالات جو ہیں یہ نہیں ہیں کہ جمالی صاحب سر! یہ تسلسل ہے جو چلا آرہا ہے اسی طرح ایجوکیشن میں بھی بہت بڑے پیسے رکھے گئے ہیں۔ لیکن یہ ہمارے لیے بہت بڑی شرمندگی ہے۔ آج بھی اگر rural علاقوں کے آپ بچوں کو دیکھیں تو وہ ٹاٹ پہ بیٹھتے ہیں۔ اس جدید دور میں۔ دنیا پتہ نہیں کہاں سے کہاں چلی گئی ہمارے بچے آج بھی ٹاٹ پہ بیٹھتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے جو یہاں حکمرانی کر کے گئے ہیں۔ بہت زیادہ challenges ہیں اس حکومت کے لیے۔ اس treasury benches کے لیے۔ سی ایم صاحب کے لیے کہ ان چیزوں کو وہ کس طرح address کرتے ہیں یہ بہت بڑا challenge ہے۔ اسی طرح یہاں دوستوں نے بات کی روڈ کے حوالے سے جو میرا ڈیپارٹمنٹ ہے، infrastructure انکی جو کوالٹی ہے وہ تباہ حال ہے۔ میں اس چیز کو mention کرتا ہوں کرپشن موجود ہے اس کرپشن کو کیسے ختم کیا جاسکتا ہے؟ جب تک یہ ایوان ایک page پہ نہیں آتا کیونکہ جب تک آپ نہیں چاہیں گے یہ چیزیں کبھی بھی ٹھیک نہیں ہوسکتی ہیں۔ ایک بندہ ایک ڈیپارٹمنٹ چیزوں کو کبھی بھی ٹھیک نہیں کرسکتا۔ یہ ممکن نہیں ہے۔ میں ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہوں گا جناب اسپیکر صاحب! جتنے بھی ہمارے یہاں دوست بیٹھے ہیں، اپوزیشن کی طرف سے تو مجھے اتنا زیادہ پریشر نہیں آتا۔ لیکن دوستوں کی

طرف سے بھی ضرور تھوڑا بہت پریشر آتا ہے کہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں فلاں XEN چلا جائے اگر آپ ڈیپارٹمنٹ کو اپنے حد تک چھوڑ دیں گے اس کی ذمہ داری وہ لے لے گی تو آپ کی چیزوں کی کوالٹی بھی بہتر ہو جائے جب تک آپ کی ہمارے ساتھ سپورٹ نہیں رہے گی تب تک یہ چیزیں کبھی بھی ٹھیک نہیں ہوسکتی ہیں ممکن بھی نہیں ہیں۔ اسی طرح میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کا ذمہ دار ہوں میں کوشش بھی کروں گا میں نے سیکرٹری صاحب کو بھی instructions دیے ہوئے ہیں کہ ہر weekend پر over all بلوچستان میں آپ visit کریں میں خود بھی نکلوں گا visit کروں گا اور ان سے میں نے یہ کہا ہے کہ بغیر بتائے آپ بلوچستان کے ضلعوں میں جائیں rural areas میں جائیں چھوٹی چھوٹی اسکیمات کو بھی دیکھیں۔

جناب اسپیکر: order in the house please سردار مسود لونی صاحب! مہربانی please توجہ اس طرح محترم۔

وزیر مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: جناب اسپیکر! کیونکہ ہم اپنی ذمہ داری پوری کرتے نہیں ہیں ہمارے بہت سارے اچھے آفیسرز بھی ہیں ایسا نہیں ہے کہ آفیسر اچھے نہیں ہیں اس صوبے کے اندر ہر ڈیپارٹمنٹ میں ذمہ دار لوگ موجود ہیں لیکن پریشر کی وجہ سے ہمیں ایک دوسرے سے میرے خیال میں باتیں نہیں چھپانی چاہیے، جو حقیقت ہے وہ اس ایوان کے سامنے بھی رکھنی چاہیے اس صوبے کے لوگوں کے سامنے بھی رکھنی چاہیے۔ جب تک یہ پریشر ختم نہیں ہوگا تب تک ممکن نہیں ہے کہ چیزیں ٹھیک ہوسکیں۔ لیکن ہماری کوشش ہے ہماری ذمہ داری ہے اس حکومت کی ذمہ داری ہے اور جس طرح رحمت بلوچ صاحب نے کہا ہے سی ایم صاحب کو حوالہ دیتے ہوئے کہ جب آپ یہاں ہوم منسٹر تھے، جس طرح آپ نے اس صوبے کی خدمت کی جس طرح آپ نے کوششیں کیں کہ امن وامان کو ٹھیک کریں۔ آج بھی law and order کا ایک ہمیں بہت بڑا چیلنج ہے situation سے، اس سے بھی نمٹنا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جی سی ایم صاحب اپنی پوری efforts لگادے گا اس صوبے کو ٹھیک کرنے کے لیے ہر حوالے سے انشاءاللہ وتعالی ہم ان کے ساتھ ہیں ان کے جتنے بھی ہم دوست ہیں یہ coalition government ہے میں ضرور گزارش کروں گا اپنے پیپلز پارٹی کے دوستوں سے میری گزارش ہوگی کیونکہ یہاں بہت سارے پروجیکٹس اس صوبے میں رکھے گئے ہیں۔ جیسے یہ گمبٹ کے طرز پر جو liver transplantation کی یہ بہت ضرورت تھی کیونکہ ہمارا علاقہ بڑا ہی غریب ترین علاقہ ہے لوگوں کے پاس آپ یقین کریں جناب اسپیکر صاحب! پیناڈول کی گولی خریدنے کی بھی سکت نہیں ہے۔ اور ہمارے علاقے کے لوگ تباہ حال ہیں بیماریوں کے حوالے سے۔ جو اس دور میں مَیں نصیر آباد کی بات کررہا ہوں پورا بلوچستان آپ کہیں، لیکن نصیر آباد کچھ زیادہ ہی ہے تو یہ پروجیکٹس بننے جارہے ہیں یہ اس کو اپلیشن کا۔۔۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر: sorry سلیم صاحب یہ برکت رند صاحب آپ اپنی seat پہ آجائیں مہربانی کر کے اور آپ کو میں دو تین مرتبہ warn کر چکا ہوں آپ مجھے مجبور نہ کریں کہ میں آپ کی سیشن کو suspend کروں۔ جی Get back to your seat.

وزیر مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: جہاں بڑے بڑے پروجیکٹس رکھے گئے ہیں جو ہیلتھ کے حوالے سے، جو ایجوکیشن کے حوالے سے تو میری گزارش ہوگی پیپلز پارٹی کے دوستوں کی کہ ہم بھی آپ کا حصہ ہیں۔ اس کا credit صرف آپ نہ لیں کہ یہ ہم سب کا ہے اس میں (ن) کا بھی اتنا حصہ ہے جتنا پیپلز پارٹی کا۔ آپ کے ہر بڑے کام میں، برابری ہماری ہے۔ آپ کے ہر اچھے کام میں ہماری اچھائی ہے۔ تو یہ میری گزارش ہوگی اپنے دوستوں سے کہ آپ جب بھی speech کرتے ہیں تو اس حوالے سے اس چیز کو بھی ذرا دیکھیں۔ میں اپنی بات کو ختم کرنا چاہوں گا جناب اسپیکر صاحب! لیکن ایک آدھی گزارشات کے ساتھ۔ جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا برا حال ہے، جمالی صاحب! ایسا نہیں ہے کہ میں آپ کو کہہ رہا ہوں کیونکہ یہ ایک تسلسل ہے ہمارے جو ڈرگ انسپکٹرز ہیں، آج تک visit نہیں کرتے ہیں۔ آپ میڈیسن کی حالت دیکھیں۔ ہمارا گرم ترین علاقہ ہے۔ جو temperature maintain کیا جاتا ہے۔ اُس حوالے سے بھی اُس طرح نہیں رکھا جاتا جناب اسپیکر صاحب! اِن سب چیزوں کو ہمیں سختی سے دیکھنا پڑے گا۔ اسی طرح بلوچستان فوڈ اتھارٹی ہے اُس پہ بھی سی ایم صاحب کو دوبارہ سے اس کو بڑا ہی deeply دیکھنا پڑے گا کیونکہ یہاں اتنی جعل سازی ہے صوبے کے اندر آپ دیکھیں جناب اسپیکر صاحب! میں اِسی شہر کی بات کرتا ہوں جو بہت بڑے بڑے بلڈنگز تھے، جس میں شاپنگ سینٹرز تھے۔ آج وہ شاپنگ سینٹرز ختم ہو کر hospitals بن رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ ان کی صرف وجہ یہ ہے کہ جعلی میڈیسن، ہمارے خوراک جعلی، ہمارے لوگوں کا کیا قصور ہے کہ ہم ان کی طرف جو basic چیزیں ہیں ان کی طرف توجہ نہیں دے پا رہے ہیں۔ جس طرح برکت صاحب نے کہا، اس شہر کا کیا قصور ہے کہ اس شہر کو آج تک ہم پانی نہیں دے پا رہے ہیں۔ کیونکہ جب حکمران حکومتیں ڈیپارٹمنٹ سے اپنا کام چھوڑ دیتے ہوں تو پھر مافیاز جنم لیتے ہیں۔ اسی طرح یہاں ایک بہت بڑا ٹینکر مافیا ہے آخر اس کو کون ختم کرے گا اس سے کو نمٹیگا جنگی بنیادوں پہ کام کرنے کی ضرورت ہے سی ایم صاحب کے اوپر بہت زیادہ چیلنجز ہیں اس صوبے کو اس شہر کو اس ہر حوالے سے ٹھیک کرنے کے لیے بہت بڑے چیلنجز ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انشاءاللہ وتعالیٰ دن رات محنت کر کے کوشش کر کے نیک نیتی کے ساتھ کہ اس صوبے کو واپس track پر لایا جا سکے لوگوں کے مشکلات کو دور کیا جا سکے اور جو کرپشن کے حوالے سے میں نے بات کی ہم کوشش کریں گے ایم پی ایز کے تعاون کے ساتھ جس علاقے میں سی اینڈ ڈبلیو کے کام ہو رہے ہیں انکے کوالٹی پہ اگر کوئی بھی compromise نا ہو تو کمیشن ہمیشہ automatically مر جائے گی۔ جب compromise

ہوتا ہے تو پھر اس میں ہر سوال پیدا ہو جاتا ہے تو اس کے لئے میری گزارش ہے اس ایوان سے جتنے بھی ہمارے ایم پی اے صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں کیوں کے C&W آپ کے صوبے کا ایک face ہے، ڈویلپمنٹ کے حوالے سے چاہے روڈ infrastructure ہو چاہے بلڈنگ انفراسٹرکچر ہو یہی کر رہے ہوتے ہیں۔ تو آپ کے support کے بغیر ہم چیزیں ٹھیک نہیں کر سکتے ہیں۔ تو میری گزارش ہوگی کہ ہمیں آپ کے support کی سخت ضرورت ہے ہم چیزوں کو دیکھنے کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ ٹھیک کرنے جا رہے ہیں ٹھیک کریں گے۔ لیکن ظاہری بات ہے چیلنجز بہت ہیں۔ میں اپنے حلقے کے حوالے سے بات کروں گا۔ میں سی ایم صاحب کا شکر گزار ہوں کیونکہ ان تین بڑے سیلابوں نے جتنا ہمیں damage کیا۔ اُس کے لیے کوئی نہ کوئی طریقہ کار تو بننا چاہیے۔ حیر دین ڈرینج ایک ایسا ہمارے پاس source ہے خدانخواستہ اگر پانی زیادہ ہوتا ہے تو اس کو ہم اس کے ذریعے سے پانی نکال سکتے ہیں۔ جو اس وقت 500 ہزار کیوسک ہے۔ میں چیف سیکرٹری صاحب کا بھی شکر گزار ہوں ان کی بھی مہربانی، سی ایم صاحب کا میں شکر گزار ہوں ان کی مہربانی ہے انہوں نے commitment کی ہے کہ اس سال proper اس کے feasibility بنائی جائے گی اس کے لیے consultant-hire کیا جائے گا تا کہ اس پر کام کیا جا سکے next year تا کہ اس علاقے کا اس ڈویژن کا جو اہم ایشو ہے جو flood ہیں، جو floods کی وجہ سے جو بار بار ہم face کرتے ہیں لوگوں کو تکلیفیں ہوتی ہیں تو اس کو ٹھیک کرنے جا رہے ہیں۔ اور میں شکر گزار ہوں سی ایم صاحب کا ایک ہمارا روڈ ہے جو کشمور کو connect کرتا ہے، پورے نصیر آباد ڈویژن کو اور میں سمجھتا ہوں کہ پورے بلوچستان کو یہ بہترین روڈ ملے گا۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ اگلے چند سالوں میں complete ہو گا تو کشمور کے بعد بارہ کلومیٹر کے بعد ہمیں موٹر وے مل جاتا ہے جناب اسپیکر صاحب! ہم آٹھ ساڑھے آٹھ نو گھنٹے میں لاہور پہنچتے ہیں۔ صحبت پور سے ایک شخص گاڑی میں نکلے تو ساڑھے آٹھ نو گھنٹے میں اس روڈ کے بننے کے بعد لاہور پہنچے گا اور اگر کوئٹہ کے لئے نکلتا ہے تو پانچ ساڑھے پانچ گھنٹے میں پہنچے گا۔ یہ چیزیں بھی ضروری ہیں۔ یہاں کچھ دوستوں نے کہا کہ روڈوں کی کیا ضرورت ہے۔ روڈ جی ترقی ہے۔ روڈ آپ کے ترقی کا پہلا phase ہے۔ ترقی کی پہلی بنیاد ہے آج پنجاب نے کیوں ترقی کی ہے۔ آج سندھ جو ہم سے بھی پیچھے تھا۔ آج سندھ پتہ نہیں کہاں سے کہاں چلا گیا۔ روڈز انفراسٹرکچر کو ٹھیک کریں تا کہ خدانخواستہ کوئی مریض ہے، کاروبار ہے، ہر حوالے سے، روڈ کے بننے کے بعد ہر ترقی آتی ہے۔ تو اس صوبے کو بھی دیکھنا چاہیے۔ اس کے جو وسیع تر جوزمینی رقبہ ہے اسکو بھی لوگوں کی ذہن میں ضرور رکھنا چاہیے۔ یہی این ایف سی ایوارڈ کے بعد اس صوبے کو تھوڑے بہت فنڈز ملنا شروع ہوئے۔ اس کے بعد تو کچھ بھی نہیں تھا۔

جناب اسپیکر: windup please.

وزیر مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: یہ آپ کے سامنے ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو دیکھ لیں صرف ایک ڈسٹرکٹ آپ کے KP سے بھی بڑا ہے۔ آپ اس کو 80 کروڑ دیتے ہیں تو 80 کروڑ کہاں نظر آئے گا؟ پھر یہاں کچھ لوگ بیٹھ کر کہتے ہیں کہ جی یہ کرپشن کی نذر ہو گئے۔ MPA کام نہیں کرتے ہیں۔ اب پورا KP کہاں اگر KP کو 80 کروڑ دے دیں۔ تو 80 کروڑ میں کیا ہوگا؟ بلوچستان اور دوسرے صوبوں میں فرق ہے۔ اُس کو اُسی تناظر سے دیکھا جائے۔

(خاموشی اذان عصر)

وزیر مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: دو باتیں کر کے۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب whend up! کریں پلیز۔

وزیر مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: دو باتیں کر کے میں اپنے اسپیچ کو windup کرتا ہوں۔ میں نے PDMA کے بارے میں جو بات کی جو پچھلا اپنا تجربہ اس دفعہ سی ایم صاحب خود PDMA کو دیکھ رہا ہے تو ہمیں اُمید ہے کہ اس کو کنٹرول بھی کریں گے۔ اور اُس کا جو اصل کام ہے اُس سے وہ بھی لیں گے انشاءاللہ وتعالیٰ۔ جناب اسپیکر صاحب! میں آخر میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے یہ ضرور گزارش کروں گا۔ کہ اس ایوان کے اندر ڈاکٹر مالک جیسا ایک سینئر دوست، بلوچستان سے محبت کرنے والا، اُن کا بڑا contribution ہے اِس صوبے کی خدمت کے لئے۔ اگر ڈاکٹر صاحب مایوسی کی بات کریگا تو بڑا ہی غیر مناسب ہوگا۔ یوتھ کے حوالے سے اُنہوں نے جو باتیں کی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب جیسا سینئر شخص کے لئے جو ہم یہاں بیٹھ کر ڈاکٹر صاحب سے کچھ سیکھتے ہیں۔ تو وہ بڑا غیر مناسب ہے۔ یوتھ کے لئے جتنا کام کیا جا رہا ہے اِس صوبے میں سی ایم صاحب نے جو اسکالرشپ شروع کیئے ہیں۔ ایک تو آکسفورڈ یونیورسٹی حتیٰ کہ آپ کے صوبے کے اندر بھی ہیلتھ ڈسٹرکٹ کے جو بچے اور بچیاں جو 10 بچے اور 10 بچیاں جو میرٹ پر آئیں گی۔ جو بورڈ کا امتحان پاس کرینگے، اُن کو بھی اسکالرشپ دیا جائے گا، میرٹ کی بنیاد پر۔ تو اِس کے علاوہ اور بھی بہت سارے پرگرامز ہیں جو شروع کئے گئے ہیں۔ تو ڈاکٹر صاحب سے میری یہ گزارش ہوگی کہ ہم آپ سے سیکھتے ہیں۔ اِیسی مایوسی کی بات نہ کریں۔ آپ کی زبان سے، آپ کے الفاظ سے، جب اِس طرح کی باتیں ہوتی ہیں تو پھر یہ صوبہ ضرور اس سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ یہ صوبے میں بہت سارے اور مسئلے ہیں۔ بہت سارے معاملات ہیں۔ تو آپ جیسا سینئر شخص کو یہ نہیں چاہیے، لوگوں کو اور یوتھ کو اُمید دیں۔ اگر کہیں پر کوئی اُونچ نیچ ہے تو یہ ایوان موجود ہے۔ اس ایوان میں آپ لڑیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم اپنے یوتھ کے ہر حوالے سے آپ کے ساتھ ہیں انشاءاللہ وتعالیٰ، بہت بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: thank you جناب، جی جناب اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰن ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! پاکستان کی ترقی، صوبوں کی ترقی یہ اُس وقت ہوتی ہے جب آپ اپنا بجٹ پیش کرتے ہیں۔ پھر بجٹ پیش کرنے کے بعد ایک سال اُس پر کام ہوتا ہے۔ پھر کارکردگی پیش کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! سب پہلے میں جب ہم 2018ء میں منتخب ہو کے اس ہاؤس میں آئے۔ جب پہلا بجٹ یہاں پیش ہوا تو اُس وقت بھی ہم اپوزیشن میں تھے۔ اور آج جو بجٹ پیش ہوا ہے۔ آج پھر ہم اپوزیشن میں ہیں۔ آپ یقین جانیں جناب اسپیکر صاحب! 2018 کا جو بجٹ پیش ہوا یا 20-2019ء کا تو اپوزیشن میں انتہائی شدید غم اور غصہ پایا جاتا تھا۔ احتجاج بھی کیا جارہا تھا۔ اور احتجاج بھی ریکارڈ کیا جارہا تھا۔ اُس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ اس ہاؤس میں جتنے بھی ممبران بیٹھے ہیں۔ وہ ایک پروسس سے گزر کے آتے ہیں۔ اور وہ منتخب ہو کر آتے ہیں۔ اُن کے اپنے علاقے کے درد، تکلیف اور حالات سے سب واقف ہیں۔ لیکن پچھلے ادوار میں بدقسمتی سے انتہائی ایک سختی کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ لیکن اس حکومت کی یہ پالیسی رہی ہے کہ اُنہوں نے اپوزیشن کو حتی الوسع کوشش کی ہے کہ ساتھ رکھیں اُن کی تجاویز پر عمل کریں۔ تو کم از کم آج وہ 19-2018ء کا ماحول یہاں نہیں ہے۔ یہاں ہمارے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو اُس ٹائم بھی گورنمنٹ کا حصہ تھے۔ آج بھی حکومت کا حصہ ہیں۔ اُس ٹائم بھی وزارت اِن کے پاس تھی۔ آج بھی وہی وزارت تقریباً اُن کے پاس ہے۔ لیکن جو matter کرتا ہے۔ The thing matter is وہ وہ لیڈر matter کرتا ہے۔ کہ بھئی Lead کس نے کرنا ہے۔ لیڈر کون ہے یقیناً آج وہ حالات یہاں نظر نہیں آرہے ہیں۔ یقیناً جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے میں وفاقی بجٹ کی بات کروں گا۔ سب سے پہلے یہ ہے کہ اس ملک کو بڑی پریشانیاں درپیش ہیں۔ قرض میں ہم ڈوبے ہوئے ہیں۔ IMF کی طرف ہم جارہے ہیں۔ ٹیکس پر ٹیکس ہم لگا رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم اِس جنجال سے اس پریشانی سے ہم نہیں نکل رہے ہیں۔ اُس کی وجہ کیا ہے۔ اُس کی وجہ یہ کہ ہماری سرکاری ہماری حکومتیں سود میں مبتلا ہیں۔ جس کام میں سود ہوگا۔ جس سسٹم میں سود کا نظام ہوگا، اِس سے مراد یہ ہے کہ آپ اللہ سے جنگ کررہے ہیں۔ سود ایک بہت بڑی لعنت ہے۔ سود خور آدمی یا سود پر قرض لینے والا، یا سود پر قرض دینے والا، اُس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ سے جنگ کررہا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور ہم کلمہ گو ہیں۔ اور اُس کے باجود ہم سود کا کاروبار کریں۔ یا سود اپنے سسٹم میں involve کریں پھر ہم یہ بھی توقع رکھیں بھئی ہماری معیشت بہتر ہوگی۔ پھر یہ توقع نہیں ہونی چاہیے۔ یہ معیشت تا قیامت بہتر نہیں ہوگا۔ سب سے بڑا مطالبہ یہی ہے بحیثیت مسلمان بحیثیت ایک ساتھی بالخصوص وفاقی حکومت اگر صوبائی حکومت سے رجوع کریں کہ جتنا جلد سے جلد ہو سکیں آپ سود کے نظام سے چھٹکارا حاصل کریں۔ دوسرا اکثر ساتھی تنقید کرتے ہیں۔

بلوچستان کی ترقی پر جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان پاکستان کا تقریباً آدھا حصہ ہے۔ترقی اُس ٹائم ہوگی جب آپ بجٹ رکھیں۔رقبے کے لحاظ سے جب فیڈرل پی سی ڈی پی بنتی ہے۔اگر رقبے کے لحاظ سے بجٹ رکھا جائے تو سب سے بڑا بجٹ بلوچستان کا ہوگا۔آج افسوس سے کہنا پڑھا رہا ہے۔کہ صرف اور صرف وفاقی بجٹ میں دو اسکیمیں ڈالی گئی ہیں۔دو روڈیں ڈالی گئی ہیں۔تو اس کے علاوہ وفاق کا بلوچستان پر ایسی کوئی اسکیم نہیں ہے۔ایسا کوئی پروجیکٹ نہیں ہے۔جیسے زراعت، جس سے بزنس مین، جس سے تاجر، جس سے بلوچستان کی ترقی، جس سے نوجوان مستفید ہوں۔تو یقیناً یہ سوالیہ نشان ہے۔اور بلوچستان نے وفاق کو بڑا کچھ دیا ہے۔بلوچستان اس ملک کو بڑا کچھ دیا ہے۔جناب سپیکر صاحب! 1955ء سے لے کر، 1996 تک اسی بلوچستان نے پورے پاکستان کو گیس دی ہے۔اسی بلوچستان نے پاکستان کے چاروں صوبوں کو گیس دی ہے۔یہ قربانی کم ہے؟ بلوچستان کے جو وفاق کو دے دیئے ہیں۔جناب اسپیکر صاحب! وفاق میں جو عمران خان کی گورنمنٹ تھی زمرک صاحب میرے خیال سے زراعت کے وزیر تھے۔تو زمرک صاحب نے کہا کہ وفاق ایک پروجیکٹ دے دی ہے زمیندار حضرات کو تیس ہزار کہ چالیس ہزار فٹ تک کہ میرے خیال میں سولر سسٹم ہمیں دے رہی ہے۔تو جناب سپیکر صاحب! حکومت گئی، نئی حکومت آئی ہے، وہ بھی skip ہوگئی وہ اسکیم بھی چلی گئی ہے۔زراعت کے حوالے سے وفاق کی بلوچستان میں یا کوئی مدد یا کوئی امداد صفر بٹہ صفر ہمیں نظر آرہی ہے۔جناب سپیکر صاحب! آج کا ترقی کا ایک پہیہ چل رہا ہے، یا کوئی باہر ممالک سے لوگ آتے ہیں یا انویسٹ کرتے ہیں پاکستان میں۔یہ سارا base کرتا ہے بلوچستان پر۔آج جو سی پیک کی اگر آپ بات کرتے ہیں سی پیک بلوچستان سے جڑا ہے۔جتنے بھی سڑکیں بن رہی ہیں جتنے بھی روڈز آرہے ہیں جتنے بھی چائنیز گورنمنٹ انویسٹمنٹ کر رہی ہے۔وہ گوادر کی ہے کہ گوادر کامیاب ہو جائے۔تو گوادر بلوچستان ایک حصہ ہے۔پھر بھی بلوچستان کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔سینڈک اٹھا کے دیکھ لیں، کس حد تک وفاق کی سطح پر سینڈک نے بلوچستان میں ان کی مدد کی ہے۔لیکن پھر بھی بجٹ میں جو ہے نظر انداز کیا جائے، ریکوڈک اٹھا کے آپ دیکھ لیں آج بھی اگر ہم نے قرض اتارنا ہے اگر آپ نے آئی ایم ایف سے جان چھڑانی ہے تو وہ ریکوڈک ہمارے پاس رہ گیا۔وہ بھی بلوچستان حاضر ہے آپ کے لیے۔لیکن ہم یہ سوال کرتے ہیں آیا آپ نے اس فیڈرل پی ایس ڈی پی میں بلوچستان کو دیا کیا ہے؟ آپ نے کیا دیا ہے فیڈرل میں بلوچستان کو آپ نے کیا دیا ہے مجھے آپ بتائیں، صرف دو سکیمیں۔صرف دو روڈ ہیں۔اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔جناب اسپیکر صاحب! اس پر جیسے پیپلز پارٹی نے وہ الیکشن کا وہ اپنا ووٹ دینے کا بائیکاٹ کیا، مذاکرات چلے۔میری حکومت سے پرزور اپیل ہے کہ اس کیس کو اٹھائیں۔آپ کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں آپ کے پاس سکت طاقت نہیں ہے یہ بلوچستان اٹھا سکے۔جب تک کہ وفاق آپ کی مدد نہیں کرے گا۔تو اس کیس کو اٹھائیں۔ جناب اسپیکر صاحب! یہاں یہ امن وامان میں کافی مسئلہ ہے۔کچھ مسئلے ایسے ہیں ہمارا قبائلی علاقہ

ہے مسئلے جرگے سے حل کر سکتے ہیں۔ کچھ مسئلے ہیں جو سٹیٹ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ میرے خیال میں حکومت کو جرگہ نظام ایک نظام آنا چاہیے جس میں حکومت انٹریسٹ کرے اور کافی حد تک ہم مسئلے حل کر سکتے ہیں۔ جناب اسپیکر! یہاں ساتھیوں نے بڑا محسوس کیا ہم بھی دیکھ رہے ہیں کہ ہمارا وفاق کے ساتھ جو رابطہ ہے بلوچستان گورنمنٹ کا وہ اس طرح نہیں ہے جس طرح ہونا چاہیے۔ میرا حکومت کو یہ ایک مشورہ ہے کہ اسلام آباد میں ہو چاہے بلوچستان ہاؤس میں چاہے اس سے باہر ہو، ایک سیکرٹریٹ قائم کریں۔ جس میں full-fledge ایک سیکرٹری بیٹھا ہو اُس کا اسٹاف بیٹھا ہو اور وہ باقاعدہ وفاق کے ہر ڈیپارٹمنٹ سے رابطے میں ہو۔ میرے خیال سے یہ کافی حد تک چیزیں کنٹرول ہو جائیں گی۔ جب آپ کا سیکرٹری وفاق میں بیٹھا ہوگا۔ اُس کا اسٹاف ہوگا وہ ہر آفس میں جائے گا۔ ہر مہینے آپ کو۔۔۔۔

جناب اسپیکر: برکت صاحب مہربانی کرکے پلیز۔ سلیم آپ کو آج suspension کروائے گا۔ یہ بتا دوں آپ کو مہربانی کرکے پلیز۔ جی اصغر ترین صاحب continue پلیز۔

جناب اصغر علی ترین: اگر آپ کا وفاق میں ایک سیکرٹری بیٹھا ہوگا، اس کا اسٹاف بیٹھا ہوگا، آپ کا وفاق کے ساتھ رابطہ ہوگا۔ آپ کی چیزیں کافی smooth and normal چلیں گی۔ جناب اسپیکر صاحب! صوبے کے حوالے سے کچھ تجاویز ہیں، جو ہم دینا چاہتے ہیں۔ یہاں بات ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: پلیز سلیم کھوسہ صاحب! order in the House. آپ مہربانی کرکے ڈسپلن کا خیال رکھیں یہ۔ جی پلیز اصغر ترین صاحب continue کریں پلیز۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! یہاں پہ کچھ تجاویز رکھنا چاہتا ہوں۔ یہاں پہ ہمارے ساتھیوں نے بات کی کہ پچھلے ادوار میں 50 ارب کے روڈ بنے، کوئٹہ شہر کے لیے۔ پھر بھی ساتھیوں کو گلہ ہے کوئٹہ شہر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ جب پچھلی گورنمنٹ بنی تو کسی ساتھی نے مشورہ لیا ہم لوگوں سے کہ یار آپ کیا کہتے ہیں بلوچستان کے لیے کیا ہونا چاہیے؟ ہم نے کہا بجائے یہ کہ ٹف ٹائل کے اوپر ٹف ٹائل لگائیں۔ لک کے اوپر لک ہم رکھیں۔ آپ کے لیفٹ سائیڈ پہ بلیلی موجود ہے۔ رائٹ سائیڈ پر گاہی خان چوک کے بعد آپ کی بڑی بہتر زمین پڑی ہے۔ آپ ایک نیا شہر آباد کرلیں۔ آپ نے اگر 50 ارب روپے لگانا ہیں دوبارہ اسی شہر کے اندر تو آپ اسی 50 ارب ہر پی ایس ڈی پی کے اندر 10 ارب، 20 ارب رکھ لیں آپ ایک نیا شہر آباد کر سکتے ہیں۔ آپ ایک نئی لنک روڈ بنا سکتے ہیں۔ آپ کچھ نیا کریں پرانے کو چھوڑیں۔ یعنی 50 ارب روپیہ ہماری پچھلی گورنمنٹ نے ٹف ٹائل کے اوپر ٹف ٹائل لگائے اور لک کے اوپر لک بچھائیں۔ اس حکومت سے ہماری یہ توقع ہے کہ کم از کم یہ عمل دوبارہ میں repeat نہ ہوں۔ اگر آپ نے کرنا ہے کچھ نیا بنائیں۔ تاکہ لوگوں کو نظر آئے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہاں پہ ہمارے ساتھیوں نے بات کی ہے ایلوکیشن کے حوالے سے کہ کہیں سکیم پر 20

پرسنٹ رکھا ہوا ہے کہ کہیں 25 پرسنٹ رکھا ہوا ہے۔ پھر بعد میں اس کو بڑھایا جائے گا۔اور قائد ایوان صاحب کی جو مجھے بریفنگ ملی ہے، جناب اسپیکر صاحب! جب آپ کی کوئی سکیم approve ہوتی ہے اس کی ڈی اے سی ہوتی ہے۔آپ مجھے بتائیں اپروول کے دومہینے کے بعد ڈی اے سی ہوتی ہے، ایک مہینے کے بعد authorization ہوتی ہے ایک مہینے کے بعد ریلیز ہوتی ہے۔ اِتنے میں آپ کے سر کے اوپر نومبر آجاتا ہے۔نومبر، دسمبر، جنوری اور فروری آپکے سلیک سیزن ہیں چار مہینے آپ نہ سریا کا، نہ بجری کا، نہ لک کا کام کر سکتے ہو۔اس کیلئے بھی حکومت کو چاہیے کہ میکنزم رکھے۔ایک ٹائم فریم رکھے۔اسی ٹائم کے اپنی ساری ڈی اے سی کرنی ہیں۔اسی ٹائم میں آپ نے authorization کرنی ہے اسی ٹائم میں ریلیز کرنی ہیں۔کسی قسم کی بھی سفارش کسی ایم پی اے کسی وزیر کی نہیں۔ کہ جی یہ میری ریلیز ہوتی ہے۔کوئی میکنزم بنائیں تیز کریں۔اب ایک فائل کے پیچھے وزیر بھی بھاگ رہا ہے ایم پی اے بھی بھاگ رہا ہے۔ یہ سفارشات کا عمل ختم کردیں۔ایسا میکنزم بنائیں کہ فائل جلدی نکل جائے۔ پھر اس میں کافی آسانی رہے گی اور یہ جو سلیک سیزن چار مہینے کا ہے یہ آپ اسکو کور کر سکتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! ایک مشورہ اور ہے۔ بلوچستان معدنیات سے مالا مال ہے مائنز، منرلز، کوئلہ۔اب جناب اسپیکر صاحب جہاں ہم کرومائیٹ کی بات کرتے ہیں مثال کے طور پر۔ یہاں سے کرومائیٹ نکلتا ہے۔ہم ٹرکوں میں لوڈ کرتے ہیں۔ وہ ٹرک یہاں سے جاتے ہیں کراچی، کراچی میں وہاں فلٹر ہوتا ہے۔ وہاں سے پھر بیرون ملک کو انکو امپورٹ، ایکسپورٹ کیا جاتا ہے۔اگر یہی پلانٹ آپ بلوچستان میں لگائیں جہاں سے کرومائیٹ نکل رہا ہے۔اگر ایک پلانٹ آپ مسلم باغ، قلعہ سیف اللہ XYZ جہاں بھی آپ یہاں یہ پلانٹ لگائیں تو لوگوں کو روزگار بھی ملے گی ٹرانسپورٹیشن کی بھی بچت ہوگی۔لوگوں کو ایک روزگار کا موقع بھی ملے گا اور آپ کے پیسے کی بچت ہونگی اور آپ وہاں جو فلٹریشن کریں گے۔ اُس سے حکومت کو ریونیو ملے گا اور پھر فلٹریشن بھی آپ کی ہوگی۔تو اس طرح کے، اگر کوئلے کو آپ دیکھیں۔آپ اخبار اٹھاکے دیکھ لیں۔ کہ کوئلے کان میں 10 بندے شہید ہوگئے ہیں۔کوئی میکنزم بنائیں۔کوئی مائنز اینڈ منرلز، آپ وہاں یہ اپنا خضدار زہری والے سائیڈ پر آپ جائیں۔ وہاں ماربل نکل رہا ہے۔لیکن وہ یہاں سے شفٹ ہوکر کے کہیں اور پالش ہوتا ہے۔تو اس سلسلے میں اسکیمات آپ کے پاس ہونی چاہیے۔

جناب اسپیکر: وائنڈ اَپ اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! ہیلتھ کے اوپر یہاں بات ہوئی ہے۔جناب اسپیکر صاحب یہاں ریسورسز بھی ہیں ہیلتھ کے حوالے سے۔لیکن ہم کام نہیں کرنا چاہ رہے ہیں۔ہیلتھ اور ایجوکیشن میں ایک کام کرلیں حکومت گھوسٹ ملازمین کو فارغ کرلیں غیر حاضر اساتذہ کو فارغ کرلیں تو جناب اسپیکر! آپکا ہیلتھ سسٹم اور ایجوکیشن سسٹم آٹومیٹکلی چل جائے گا۔ابھی ایجوکیشن میں یہ حال ہے کہ جو استاد پڑھا رہا ہے اسکو خود پتہ نہیں ہے کہ مَیں کیا پڑھا رہا

ہوں۔ہیلتھ میں یہ ہے کہ جوادویات دے رہا ہے کہ آیا کہ یہ میں ادویات دے سکتا ہوں مجھے اسکے اختیارات ہیں یا کہ نہیں ۔تو یہ گھوسٹ ملازمین غیر حاضری یہ ختم ہو جائے تو آپ کی ہیلتھ اور ایجوکیشن میں بہتری آ سکتی ہے اور جناب اسپیکر! سیلاب نے بلوچستان کو تباہ کیا ہے یہ سارے ساتھی بیٹھی ہیں جناب اسپیکر صاحب! کسی قسم کی بھی مراعات وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت سے نہیں ملی ہے۔ باغات تباہ ہو گئے ہیں فصلیں تباہ ہوگئی ہیں۔ زراعت تباہ ہوگئی ہے۔ جنہوں نے کوئی قرضہ لیکے سولر کا کوئی نظام لگایا ہوا تھا وہ تباہ ہوگیا۔لیکن جناب اسپیکر! sab compilation نہیں ملی۔تو یہ زراعت کا بھی دیکھا جائے۔ اِس کو برابر کیا جائے۔

جناب اسپیکر:　　منسٹر برائے ریونیو۔order in the house۔پلیز۔

جناب اصغر علی ترین:　　جناب اسپیکر صاحب! میں صرف دو باتیں مزید کرنا چاہتا ہوں۔(مداخلت)

جناب اسپیکر:　　اصغر ترین صاحب! We are running short of time. پلیز وائنڈ اَپ کریں، مہربانی کر کے۔

جناب اصغر علی ترین:　　جناب اسپیکر صاحب! پشین 9 لاکھ کی آبادی پر مشتمل ایک ضلع ہے۔اور 23.24 کی پی ایس ڈی پی ہم نے رکھی تھی۔50 بستروں پر مشتمل 4 بڑے ہسپتال ہیں جناب اسپیکر صاحب! منسٹر ہیلتھ صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔اُن کو بھی دیکھنا چاہیے۔کہ یہ آیا ضرورت ہے یا نہیں۔ اِس پر تھوڑا سا غور کریں تو کافی بہتر ہوگا۔اور جناب اسپیکر صاحب! ہمارے ہاں پانی کا بڑاا مسئلہ ہے۔چھوٹے چیک ڈیمز پر اگر حکومت توجہ دے۔ ہر ڈسٹرکٹ میں بنائے۔تو کافی حد تک یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔اور جناب اسپیکر صاحب! آخری بات کرنا چاہوں گا کہ کچھ دن پہلے بلوچستان گورنمنٹ ،جب یہ دھرنا دیئے ہوئے تھے لوگوں نے اپنی یہ جو زراعت سے وابستہ لوگوں نے زمیندار حضرات نے۔ پھر صوبائی حکومت گئی وفاق کے پاس، پھر ایک معاملہ طے پایا کہ آپ کو جو بھی کنکشن ان کو سولرزائیشن کیا جائے گا۔دو مہینے کا ٹائم فریم تھا۔کہ ہم آٹھ گھنٹے بجلی دیں گے۔آج دو مہینے کا ٹائم ختم ہوگیا۔اور آج بجلی تقریباً تین گھنٹے آتی ہیں یا دو گھنٹے۔ جناب اسپیکر صاحب! یا تو ٹائم بڑھایا جائے اس کا۔ یا تو سولرزائیشن کا جو عمل ہے اُس کو تیز کیا جائے۔ جناب اسپیکر صاحب! اور بالخصوص جو ہمارے نوجوان بے روزگار ہیں اُن کے روزگار کیلئے ایک نئے مواقع دیئے جائیں۔اور بالخصوص جو علاقہ زراعت سے وابسط ہیں، مثال ہے کہ ہمارے ہاں سیب، انگور اور انار کا لیکن ہم یہاں سے سیب لوڈ کر کے لے جاتے ہیں لاہور، کراچی وہاں کولڈا سٹوریج میں رکھتے ہیں اگر ہمیں پشین، قلعہ عبداللہ اور قلات کے اندر ہی کولڈا سٹوریج بنایا جائے تو اِس سے ریونیو بھی آپ کو پیسے بھی ملیں گے حکومت کو۔اور اِس سے زمیندار حضرات ہیں جس نے ٹرک بھر کے وہاں جانا ہے۔وہاں رکھنا ہے۔تو اِس کیلئے آسانی ہوجائے گی۔ اِس طرح کی اسکیمات۔۔۔(مداخلت) سردار صاحب! آپ

سُنیں آرام سے۔ آپ اسپیکر نہیں ہیں جو ڈکٹیٹ کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: Please address the chair, kindly۔مہربانی۔

جناب اصغر علی ترین: تو جناب اسپیکر صاحب! مائنیز اینڈ منرلز ہو گیا۔ زراعت ہو گئی۔ جناب اسپیکر صاحب! اِن چیزوں پر فوکس کریں۔ لائیو سٹاک ہو گیا۔ لائیو سٹاک سب سے بہت بڑا ادارہ ہے بلوچستان کیلئے۔ اور یہ کامیاب ہے بلوچستان کیلئے۔ آپ دیکھیں مال ومویشی وہ اِتنا امیر ہوگا ایک عام آدمی نہیں ہوگا۔ تو جناب اسپیکر صاحب! یہ تجاویز ہیں۔ لائیو سٹاک، مائنیز اینڈ منرلز جناب اسپیکر صاحب! ان تینوں پر اگر بلوچستان میں فوکس کیا جائے (مداخلت)

جناب اسپیکر: سر! آپ کی بینچز سے ہماری اِس حُکم کی تعمیل نہیں ہو رہی ہے۔ آپ ہی کے آنرایبل ممبرز کو میں بار بار یہ بتا تا رہتا ہوں لیکن وہ نہ ٹائم کی پابندی کرتے ہیں اور نہ ہی وہ اپنی اسپیچ کو وائنڈ اَپ کرتے ہیں۔ اِس لئے میری گزارش یہ ہے کہ یہ امتیازی سلوک پھر میں نہیں رکھنا چاہتا کہ کسی ٹریژری کو میں کچھ بولنے دوں۔ اور اپوزیشن کو نہ بولنے دوں۔ جی پلیز وائنڈ اَپ کریں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! یہ تین لائیو سٹاک، مائنیز اینڈ منرلز اور زراعت اِن تینوں کو فوکس کیا جائے۔ کافی حدتک بے روزگاری ختم ہوگی کافی حدتک روزگار ملے گا کافی حدتک آپ کو ریونیو ملے گا۔ اِن تین پراجیکٹ پر اگر حکومت بلوچستان فوکس کرے تو کافی حد تک یہ اچھا رہے گا۔ میں آخر میں تمام ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بالخصوص حکومتی ارکان کا کہ اُنہوں نے ہمیں زیادہ شکایات کا موقع نہیں دیا۔ اور میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مہربانی۔thank you

جناب اصغر علی ترین: اور سردار صاحب کو میں advise کرتا ہوں کہ جیسے لوگ آپ کو عزت سے سُنتے ہیں۔ آپ بھی لوگوں کو سُنیں۔ درمیان میں interfere نہ کریں۔ دیکھیں ہر بندے کی یہاں self-respect ہے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! no response۔پلیز بیٹھیں۔ پلیز بیٹھیں۔

جناب اصغر علی ترین: آپ درمیان میں کھڑے ہو کے کہنا کہ آپ مختصر کریں۔ یہ آپ کا کام ہے یا کہ اسپیکر صاحب کا کام ہے۔ وہ ہمیں کہیں گے۔ بہت شکریہ۔thank you۔السلام علیکم۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): احترام۔ یہ تو میرے بچوں کی جگہ پر ہے اِس کا والد میرا دوست ہے۔ میں نے کوئی غیر پارلیمانی یا کوئی ایسی قسم کی، میں نے کہا کہ میں نے آپ سے کہا کہ ٹائم، کل آپ نے مجھے کہا اگر نہیں ہے تو یہ آپ کی پڑی ہوئی ہے۔ میں اِس میں سے نکال کے آپ کے وہ words دکھا سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر: سر! میں نے آج سردار صاحب! آج ہماری ٹریژی بینچز میں سے میں نے تین بندوں کو تین تین مرتبہ request کی ہے کہ windup کریں۔اور ٹائم کی پابندی کریں۔لیکن کوئی نہیں سُنتا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: دیکھیں! .You are the Custodian of the House اگر آپ بے بس ہوجاتے ہیں ٹریژی بینچز سے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں، میں بے بس نہیں ہوں۔نہیں نہیں میں بے بس نہیں ہوں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: آپ مائیک بند کردیں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں میں بے بس نہیں ہوں۔ بات سُننے کیلئے ،ہمیں بھی تھوڑا سا patience کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ ٹائم لگے گا لیکن یہ ہے کہ اگر میں ایک رُکن کو پانچ منٹ دیتا ہوں۔تو دوسرے کو میں پانچ منٹ ضرور دوں گا۔ اِس لئے پھر وہ امتیازی سلوک ہوجائے گا۔ آپ تشریف رکھیں، پلیز۔ صادق عمرانی صاحب!۔ آغا صاحب! بیٹھیں پلیز۔ نہیں نہیں آپ بیٹھیں آغا صاحب پلیز۔ صادق عمرانی صاحب۔ آغا صاحب! اسپیچ کے دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔ پلیز آپ بیٹھیں۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر آبپاشی و برقیات): جناب اسپیکر صاحب! موجودہ مالی سال کے اِس بجٹ کو پیش کرنے پر میں وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صاحب، وزیر خزانہ شعیب نوشیروانی صاحب، سیکرٹری فنانس اور وزیر اعلیٰ کی ٹیم، پی اینڈ ڈی کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اِن کی ذاتی کوششوں اور دن رات محنت سے موجودہ بجٹ پیش کیا گیا۔ اس بجٹ میں جو اچھی باتیں ہیں اُس کی، موجودہ حکومت کا ایک عظیم کارنامہ سمجھتا ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ جو کچھ میری نظر میں تجاویز ہیں میں وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ کے ساتھ اُسکا بھی اظہار کروں گا اپوزیشن کی جانب سے موجودہ بجٹ پر تنقید بھی کی گئی اور تجویزیں بھی دی گئیں۔ میرے دوست اسد بلوچ صاحب اِس وقت یہاں موجود نہیں ہیں۔ میں اُن کو بتانا چاہتا ہوں کہ موجودہ مخلوط حکومت ہمارے دو قائدین مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کی اعلیٰ قیادت نے باہمی مشاورت کے ساتھ یہاں ایک مخلوط حکومت تشکیل دی۔ اُن کی وسیع سوچ کے مطابق یہاں ایک حکومت تشکیل دی گئی۔ اُن کے جو الزام تھے، کل جو اِس فلور پر کی کہ یہاں وزارت کیلئے بیس بیس کروڑ روپے دیئے گئے۔ وہ انتہائی من گھڑت، جھوٹ ہے۔ یہاں treasury branch پر حکومتی پارٹی یا اپوزیشن کے بیٹھے ہوئے جو لوگ ہیں۔ یہ عوام کی حق رائے دہی کے ساتھ جمہوری طریقے سے یہاں آئے ہیں۔ ماضی میں بھی یہاں حکومتیں بنی ہیں۔اور آج بھی ایک حکومت مخلوط حکومت جس کا قائد، قائد ایوان میر سرفراز بگٹی ہیں۔ اُنہوں نے اس دو مہینے میں جو محنت کی بلوچستان کے اندر جو دہشتگردی کی فضاء کی لہر تھی اور ساتھ ساتھ پچھلی حکومتوں میں جو کچھ ہوا، میں اُس پر تنقید نہیں کروں گا۔ اگر کوئی تنقید کریگا تو ہم اُس کا بہتر جواب ایسے

انداز میں دے سکتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! اگر ہم ماضی کی طرف دیکھیں تو موجودہ پارلیمنٹ اور اس پارلیمنٹ کے قیام کے لیے جمہوریت کے لیے پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت نے 1970ء سے لے کر آج تک ایک طویل قربانیاں دی ہیں۔ 1970ء سے پہلے کوئی پارلیمنٹ کا وجود نہیں تھا، حکمرانوں کے شوریٰ ہوتے تھے۔ آج جمہوری انداز میں پارلیمانی نظام ہے اس پارلیمانی نظام کو قائم رکھنے کے لیے لانے کے لیے شہید ذوالفقار علی بھٹو نے قربانی دی۔ جس کی وجہ سے آج آپ اپوزیشن اور ہم سب لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے اپنے علاقوں کے مسائل کے لیے اظہارِ خیال کر رہے ہیں۔ اور اِس پارلیمنٹ کے لیے پاکستان پیپلز پارٹی نے اور اُس کی قیادت نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ہماری پارٹی کے کارکنوں نے اپنی جوانی شاہی قلعے میں، جیلوں میں اور کوڑے کھائے۔ 8 سال میں بھی جیل میں رہا۔ مجھے بتائیں کہ ایک اپوزیشن کا آدمی کہ وہ 10 دن جیل میں رہا ہے۔ آج اِس پارلیمنٹ کے قیام کے لیے شہید ذوالفقار علی بھٹو نے اِس ملک کی دفاعی قوتوں کو مضبوط رکھنے کے لیے اور اِس ملک کو شہید ذوالفقار علی بھٹو نے ایک ایٹمی طاقت بنانے کے لیے تمام سامراجی قوتوں کو للکارتے ہوئے اِس ملک کی دفاعی قوتوں کو مضبوط کیا۔ اور آج بھی اِس دفاعی قوتوں کو مضبوط رکھنے کے لیے پاکستان پیپلز پارٹی کی موجودہ صوبائی حکومت ہو یا مرکزی حکومت ہو، پوری کوشش یہی ہے کہ اس ملک سے دہشتگردی کا خاتمہ ہو۔ اور اِس دہشتگردی کے خاتمے کے لیے محترمہ بینظیر بھٹو نے شہادت نوش کی۔ اور اِن دہشتگردوں کا نشانہ بنیں۔ آج اِس ملک میں جو دہشتگردی کی لہر ہے پاکستان پیپلز پارٹی اور موجودہ حکومت میر سرفراز بگٹی صاحب کی قیادت میں جو موجودہ حکومت یہاں ہم بیٹھے treasury branch پر مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہیں۔ اور اُن کے ساتھ ہیں۔ اور دہشتگردی کے خلاف اِس جنگ میں ہر طرح کا دفاعی اور عسکری قیادت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور اُن کیساتھ اِس دہشتگردی کے خلاف جو آواز جو جدوجہد جو فیصلہ کریں گے پوری قوم پورا بلوچستان کے عوام اُس کے ساتھ ہے۔ جناب اسپیکر! میں چیف منسٹر صاحب کی توجہ دلاتے ہوئے ہمارے علاقے میں دو میگا پروجیکٹس ہیں، وہاں اوچ پاور پلانٹ وَن، اوچ پاور پلانٹ 2۔ لیکن نصیر آباد اور اُس سے ملحقہ جو علاقے ہیں صحبت پور، اوستہ محمد، جھل مگسی اور کچھی ہوا۔ ہم لوگ ایک ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کرتے ہیں۔ وہاں آج اس شدید گرمی میں جناب اسپیکر! بجلی سے محروم یہ علاقے ہیں۔ لہٰذا یہاں پر چیئرمین کیسکو سے دو دفعہ یہاں ہماری ملاقاتیں ہوئیں لیکن یہ ملاقاتیں بے سود ثابت ہوئیں۔ تو میں وزیراعلیٰ صاحب کے یہ نوٹس میں لاتے ہوئے یہ ریکوئسٹ کروں گا کہ دو پاور پلانٹ ایک شہر میں ہوں اور ایک کلومیٹر پر ڈیڑھ لاکھ کی آبادی رہتی ہو اور ملک کا اضلاع ہو وہاں بجلی سے محروم ہوں تو اِس سے نفرتوں میں اضافہ ہوگا کوئی محبت کے پھول نچھاور نہیں ہوں گے۔ تو لہٰذا اِس پر سب سے زیادہ توجہ دینی چاہی جناب اسپیکر صاحب! موجودہ بجٹ میں جیسے دوستوں نے تنقید کی اُس جانب سے کہ کسانوں کے لیے موجودہ بجٹ میں یا مزدوروں کی بہبود کے لیے کچھ نہیں کیا گیا۔ اُن کی توجہ مبذول

کراتے ہوئے اُن کے علم یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اِس بک کو پڑھ کر دیکھیں جو وزیرخزانہ کی جو speech ہے زرعی شعبے کو فروغ دینے کے لیے موجودہ حکومت نے چھوٹے کسانوں کے لیے اڑھائی ہزار ٹریکٹر یہاں غریب کسانوں کو موجودہ حکومت جناب وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی صاحب کی ہدایت کی روشنی میں چھوٹے کسانوں کو ٹریکٹر فراہم کیے جائیں گے یہ بھی ایک زرعی بہت بڑا اقدام ہے جہاں 60 لاکھ 70-65 لاکھ کا ایک ٹریکٹر ملتا ہے وہاں غریب کسان کو 20 لاکھ میں وہ ایک ٹریکٹر ملے گا یہ ایک بہتر فیصلہ بہتر اقدامات زرعی شعبے کے لیے انہوں نے کی۔ اسی طریقے سے جناب اسپیکر صاحب! میری ایک درخواست ہے وزیراعلیٰ صاحب سے کہ جنگلات کے لیے بڑی رقم مخصوص کی گئی ہے لیکن ہمارے علاقے میں جنگلات کی کٹوتی تیزی سے ہورہی ہے تو کم سے کم جہاں اربوں روپیہ کا بجٹ اِس میں رکھا گیا ہے تو وہاں یہ اب اِس سال 101 فیصد بجٹ میں جنگلات کا موجودہ حکومت نے اضافہ کیا ہے۔ اب جیسے ہی سردی شروع ہوگی تو ہمارے علاقے میں جنگلات کی کٹائی بھی شروع ہوگی کیونکہ اوپر سے جو لوگ آتے ہیں وہ ہمارے درختوں کو کاٹ لیتے ہیں لہٰذا میری ایک درخواست ہے کہ اس پر توجہ دینی چاہیے۔ دفعہ 144 لگانا چاہیے درختوں کی کٹائی پر پابندی ہو۔ تو اِس سے جنگلات بچ سکتا ہے ورنہ جنگلات تباہ ہوجائیں گے۔ جناب اسپیکر! ہم نے وزیراعلیٰ کی ہدایت کی روشنی میں کہ بیروزگاری کا خاتمہ ہو غریب لوگوں کو ملازمتیں ملیں۔ اِس سلسلے میں ہم نے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں جب میں نے چارج سنبھالا تو میں نے وزیراعلیٰ صاحب کو دعوت دی۔ 117 افراد جو یتیم، بیوہ بچے تھے اُن کو کھلے عام 117 افراد کو وزیراعلیٰ صاحب کی ہدایت کی روشنی میں اُن کو آرڈر تقسیم کیے گئے کہ بھائی لے لیں۔ ماضی میں یہاں جیسے اپوزیشن نے بھی تنقیدیں کی۔ ہم بھی اپوزیشن میں تھے گوکہ اسمبلی کے اندر نہیں تھے باہر سے پریس کانفرنس اور اس کے ذریعے یہ آواز ہماری بھی رہی ہیں کہ یہاں صوبے کے اندر ملازمتیں فروخت ہورہی ہیں اور واقعی ماضی کی حکومت میں ہوئیں لیکن وزیراعلیٰ صاحب نے سختی سے ہدایت کی کہ اگر مجھے کوئی بھی شکایت ہوئی کہ ملازمتوں میں کوئی لین دین ہوئی تو میں یہ اقدامات کو معاف نہیں کروں گا۔ اِس سلسلے میں یہ ایک بہت بڑا اقدام ہے ماضی میں ایک ایم پی اے صاحب بوری بھر کر اسمبلی میں آئے تھے۔ وہاں سیکرٹریٹ میں خریدار ہوں۔ ملازمتوں کا خریدار ہوں۔ آج کم سے کم موجودہ حکومت نے اور چیف منسٹر اس کی سختی سے نگرانی کررہے ہیں۔ اور ہدایت دے چکے ہیں۔ میری اپوزیشن سے بھی یہی درخواست ہے کہ تنقید برائے تنقید ہم بھی اِس بنچوں پر بیٹھے رہے۔ جہاں حکومت کے اچھے اقدامات ہوں اُس کی تعریف کرنی چاہیے۔ جہاں تنقیدی بات ہے بالکل آپ کا جمہوری حق ہے۔ ہم جمہوریت کے لیے جدوجہد کرتے آئے ہیں جمہوری جدوجہد پر یقین رکھتے ہیں۔ ہماری قیادت جمہوری جدوجہد پہ یقین رکھتی ہے ہماری قیادت اور موجودہ حکومت کے وزیراعلیٰ اس میں یقین کرتے ہیں کہ بھئی آپ کا حق ہے جمہوری تنقید کریں تجاویز دیں۔ میں اپوزیشن کو بھی یہ دعوت دیتا ہوں کہ آپکی جتنی اس صوبے کے لیے ہمدردی ہے، جتنی

آپ سیاست کرتے ہیں، قوم پرستانہ کے حوالے سے، ہم نفرت کی سیاست نہیں کرتے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نفرت کی سیاست نہیں کرتی۔ پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹ کی بالادستی، آئین کی بالادستی، جمہوریت کی بقاءاوراس کی سالمیت کی بات کرتی ہے۔آپ آئیں ہم وزیراعلیٰ کے پاس لے جاتے ہیں آپ کو۔آپ کے علاقے کے جومسائل ہیں ہم بھی کوشش کریں گے ہمیں بھی جتنی آپ لوگوں سے محبت ہے اس صوبے سے اتنی ہمدردی اور اتنی محبت اس طرف بیٹھے ہوئے ہمارے علاقے میں اسمبلی کو بھی ہے جناب اسپیکر صاحب! یہاں ہمارے انتخابی مہم کے دوران ہمارے قائد بلاول بھٹو زرداری صاحب کوئٹہ آئے، نصیرآباد آئے، انہوں نے جوقوم سے یہاں پہ اپنی تقریروں میں جو وعدے کیے تھے کوئٹہ کے لیےانہوں نے وہ وعدہ پورا کیا۔آج کوئٹہ کے اندر NICVD کے ہسپتال کا قیام موجودہ حکومت کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہےاس پر میں چیئرمین بلاول بھٹوزرداری صاحب اوروزیراعلیٰ کوخراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر! ہمارانصیرآباد کا علاقہ ایک وسیع علاقہ اورزرعی علاقہ ہے۔سب سے بڑا ہماراایشو وہاں نہری نظام ہے تاکہ نہری نظام بہتر ہو۔ تاکہ اس نہری نظام کی بہتر ہونے سےاس علاقے میں ایک زرعی انقلاب آجائے۔وہاں پہ لوگوں کی معیشت بہتر ہو۔ اور موجودہ حکومت نے اور چیف منسٹر صاحب کی ذاتی کاوشوں سے نہ صرف پٹ فیڈر کینال کے لیےاس موجودہ بجٹ میں 61ارب روپے کی رقم وفاقی بجٹ میں رکھی گئی۔اور 10ارب روپے ریلیز ہونگے موجودہ اس جون، جولائی، اگست تک۔اور وہاں آبپاشی کے نظام کو بہتر بنانے کے لیےنہری نظام کو بہتر بنانے کے لیے یہ اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔اسی طرح جناب اسپیکر! کچھی کینال ہے۔جس کو 22 سال ہوئے ہیں اس کچھی کینال کا اعلان کیے ہوئے اور منصوبہ بندی سے کرنے کے لیے کی گئی ہے۔اس 22 سالوں میں آج تک وہ کچھی کینال مکمل نہیں ہوسکا۔موجودہ وفاقی بجٹ میں 22 سال پہلے ۔۔۔(مداخلت) بھائی میں تقریر کروں یا آپ کو جواب دوں؟ تو اُس کچھی کینال کے لیے بھی وزیراعلیٰ کی کوششوں اور ہماری پارٹی کی اعلیٰ قیادت چیئرمین بلاول بھٹوکی کاوشوں سے اُسکے لیے بھی 10 ارب روپے رکھے گئے ہیں انشاءاللہ کچھی کینال کی فیس ٹو اور کچھی کینال کو جونقصانات ہوئے ہیں حالیہ سیلاب کے دوران۔تو اسکو بہتر بنانے کے لیے اُسمیں کام تیزی سے بڑھے گا۔ جناب سپیکر! میں نے یہاں پہ وزیراعلیٰ کی کوششوں سے بینظیر بھٹوشہید وظیفہ لیپ ٹاپ اور یہاں پہ لاکھوں افرادکوٹیکنیکل ٹریننگ دے کرتاکہ وہ بیرون ممالک میں جاکروہاں انکو یہاں اگرکوئی روزگارانکو میسرنہیں ہوں تو وہ بیرونی ممالک جاکروہاں پہ ان کو بہتر روزگارملے۔اس ٹریننگ اورٹیکنیکل سینٹرزکو بہتر بنانے کے لیےخصوصی توجہ دی گئی ہے اس موجودہ بجٹ میں۔اور موجودہ حکومت کا ایک اچھا کارنامہ ہے۔اسی طریقے سے بےنظیر بھٹوشہید کے نام سے ایک وظیفہ ہراضلاع سے دس دس افرادخواتین بچیاں اور بچے جواعلیٰ تعلیم حاصل کرسکیں بیرونی ممالک بھیجنے کے لیے، یہ بھی اس صوبے کےعوام کے لیےایک بہتر پالیسی موجودہ حکومت کا حصہ رہا ہے۔اس میں بھی اپوزیشن کو، ٹریژری بینچز کووزیراعلیٰ کو

خراج تحسین پیش کرنا چاہیے یہ بہتر فیصلہ ہوا۔ جناب اسپیکر اسکولوں میں جو بلوچستان کے گرم ترین علاقے ہیں جہاں تعلیمی ادارے ہیں اور وزیر اعلیٰ نے اس تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لیے جو پالیسی گائیڈ لائن دی ہے وہ بہتر ہے۔ بہتر ہے کہ اسمیں مزید بہتری لانے کے لیے میری ایک تجویز ہے کہ جناب کہ گرم علاقوں میں جو اسکول ہیں جو بچے آتے ہیں تعلیم حاصل کرنے کے لیے، جو بجلی سے محروم ہیں تو ان تعلیمی اداروں کو شمسی سے منسلک کیا گیا تاکہ ایک دو پنکھے چلیں، بچے گرمی سے بچ سکیں۔ اس کے لیے بھی بہتر ہے۔

(اس مرحلہ میں میڈم غزالہ گولہ بیگم، ڈپٹی اسپیکر نے اجلاس کی صدارت کی)

میڈم ڈپٹی اسپیکر: صادق عمرانی صاحب! مَیں آپ سے گزارش کروں گی کہ آپ تھوڑا سا وائنڈ اَپ کرتے چلیں کیونکہ کچھ اسپیچ اور بھی ہیں۔ شکریہ۔

وزیر آبپاشی و برقیات: جی محترمہ اسپیکر صاحبہ! مَیں وائنڈ اَپ کرتا ہوں۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لاتے ہوئے ایک ریکوئسٹ کروں گا کہ بلوچستان کے اندر ایک انچ بھی موٹروے نہیں ہے۔ ہمارے صوبے کا بھی ایک آئینی حق بنتا ہے کہ ہمارے صوبے میں موٹروے ہونا چاہیے۔ اس کے لیے جیکب آباد سے سبی، ڈھاڈر تک موٹروے بنانا چاہیے تاکہ جو حادثات رونما ہوتے رہتے ہیں اس کی روک تھام ہو سکے۔ محترمہ اسپیکر صاحبہ! 2022ء میں نصیر آباد، جھل مگسی، اِس علاقے میں جو سیلاب، کچھی میں جو سیلاب آیا سب سے زیادہ نصیر آباد کا علاقہ متاثر ہوا اور دیگر علاقے بھی متاثر ہوئے آج تک نہ پی ڈی ایم اے نے نہ کسی بین الاقوامی ادارے نے نہ سابقہ حکومتوں کے حکمرانوں نے وہاں کا دورہ کیا آج بھی وہاں کے لوگ تکلیف میں ہیں بیرونی ممالک سے جو امداد آئی ہے۔ اگر آج ملا ہے ہمارے صوبے کو تو اس کا بہتر ہے تو اگر نہیں تو چیف منسٹر صاحب آپکو توجہ دینی ہوگی کہ اُن علاقوں میں لوگوں کی بحالی کے لئے ایک مؤثر اقدامات اگر اُٹھائے جائیں تو اُن علاقوں کے لوگوں کے لئے آپ کی قیادت میں موجودہ حکومت کا ایک تحفہ ہوگا کہ موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد اس علاقے میں خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ جناب اسپیکر! نہری نظام کو بہتر بنانے اور وسعت دینے کے لئے آپ نے جو فیصلے کیئے ہیں محکمہ اریگیشن جو میری وزارت ہے اُس میں آپ نے 43% بجٹ میں اُسکا اضافہ کیا ہے ہم اس پر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مَیں بہت سی مزید چیزوں پر بھی بولنا چاہتا ہوں خاص کر چیف منسٹر صاحب کی توجہ ہو، امن و امان کے لئے اربوں روپے میڈم اسپیکر صاحبہ! رکھے ہیں۔ اُس کے لئے نصیر آباد اور ڈیرہ بگٹی کے علاقوں میں جہاں دہشتگردی اور لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے وہاں جو تھانے ہیں وہاں پولیس میں اضافہ کیا جائے۔ اور وہاں گاڑیاں ختم ہیں۔ دس دس پندرہ پندرہ سالوں سے جو گاڑیاں پولیس کو دی گئی ہیں وہ دو کلومیٹر بھی نہیں چل سکتی ہیں۔ تو امن و امان کی بحالی کے لئے کیا کر سکتے ہیں وزیر داخلہ صاحب یہاں نہیں ہیں میڈم اسپیکر صاحبہ! اور وزیر اعلیٰ صاحب یہاں

موجود ہیں تو ہمارے اس علاقے میں اور خصوصاً نصیرآباد کی پولیس کے لئے وہیکلز وہاں دیئے جائیں تاکہ علاقے میں امن وامان کو بحال کرنے کے لئے بہتر سے بہتر اقدامات کئے جائیں۔ اور ساتھ ہی پولیس کی تعداد میں بھی اضافہ کیا جائے۔ ہر تھانے میں پندرہ پندرہ سپاہی ہیں کوئی گارڈ ہے کوئی تھانے کی ڈیوٹی دیتا ہے کوئی ڈرائیور ہے کوئی منشی ہے ایسے کرکے پانچ چھ سپاہیوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے تو اسکی بہتری کے لئے بھی کچھ اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ مَیں نے بہت سی چیزوں پر بجٹ تقریر پر تقریر کرنی تھی میڈم اسپیکر صاحبہ! کا حکم ہے اور وقت کی کمی ہے تو وقت کی کمی کی وجہ سے ختم کرتا ہوں۔ اور اس ایوان میں قائد ایوان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ آپ کی ٹیم، آپ کے ہمارے وزراء ہمارے ساتھی اراکین اسمبلی آپ کے ساتھ ہیں اور اس میں ہماری پوری کوشش ہوگی کہ صوبے کی بہتری کے لئے جو اقدامات جو ہدایات جو پالیسی آپ مرتب کرکے دیں گے اُس پر چلیں گے۔ خدا حافظ پاکستان زندہ باد بلوچستان پائندہ باد۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you.جی۔ جی زاہد صاحب۔

میر زابد علی ریکی: سردار صالح بھوتانی صاحب کئی بار ہماری اسمبلی کے ممبر بھی رہے ہیں انکے بھائی وفاق میں بھی رہے ہیں۔ ابھی تقریباً ایک گھنٹے پہلے اُن سے فون پر حال واحوال ہوا۔ اُنہوں نے کہا کہ زاہد صاحب! آپ اسمبلی میں بات کریں کہ میرے گھر میں ہر دن چھاپہ مار رہے ہیں بھوتانی ہاؤس میں۔ تو مَیں قائد ایوان صاحب سے جو کہ بیٹھے ہوئے ہیں میر سرفراز بگٹی صاحب۔ کہ اگر یہ مسئلہ قبائلی ہے اور اگر گورنمنٹ کے مسئلے ہوتے ہیں ہار جیت بھی ہوتی ہے، اسپیکر صاحبہ! ہمارے یہاں کیبنٹ کا وہ حصہ بھی رہے ہیں اور ہماری اسمبلی میں سردار صالح بھوتانی صاحب ایک قبائلی شخصیت ہیں۔ بار بار چھاپے مارنا خدانخواستہ میڈم اسپیکر صاحبہ! وہ اسٹیٹ کے خلاف یا پاکستان کے خلاف اُس نے خدانخواستہ ایسا کام نہیں کیا ہے ابھی مَیں وزیراعلیٰ بلوچستان صاحب کو اس چیز کے بارے میں۔ کہ وہ میری پارٹی کا نہیں ہے میرے خیال میں وہ پرنس صاحب کی پارٹی کا ہے۔ اِسی حوالے سے میڈم اسپیکر صاحبہ میں وزیراعلیٰ بلوچستان صاحب سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کے بارے میں دیکھیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: چار سے پانچ اسپیکرز ہیں جنہوں نے بات کرنی ہے اگر مجھے کہیں کہ دو اِن میں خواتین ہیں اور کیونکہ خواتین بہت مختصر بات کرتی ہیں اگر اجازت ہو تو میں ان دونوں خواتین کو بات کرنے کا موقع دوں۔

قائد حزب اختلاف: میڈم اسپیکر صاحبہ! آگے پورا ایجنڈا آپ لوگوں کا رہتا ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: مَیں دو دو منٹ ان کو دیتی ہوں تاکہ تمام اسپیکرز کی بات ہو۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): میڈم اسپیکر صاحبہ! مَیں اپوزیشن لیڈر سے agree کرتا ہوں۔ ضروری نہیں ہے کہ سب نے speeches کرنی ہیں ابھی آپ کا ایجنڈا باقی ہے۔ آپ سے ریکوئسٹ ہے کہ آپ ایجنڈے

پر چلے جائیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی، جیسے ہاؤس کی مرضی ہو۔

قائد ایوان: میڈم! صرف باقی سب جماعتوں سے تمام لوگوں نے بات کرلی ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: یا تو جی windup کرلیں۔ .Leader of the House آپ سے ریکوئسٹ ہے۔

قائد ایوان: میڈم! مَیں اور اپوزیشن لیڈر تو اس بات سے متفق ہیں باقی جو As a Custodian آپ کا مسئلہ ہے جی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: لیکن اگر آپ دو منٹ کو دو منٹ بنائیں گے، تو ٹھیک ہے نہیں تو پھر دوسرا نام لے لیا جائے گا۔ دو منٹ کو دو منٹ رکھیں۔ جی محترمہ صفیہ صاحبہ! موجود ہیں؟ نہیں ہیں۔ جی شہناز عمرانی صاحبہ محترمہ شہناز عمرانی صاحبہ! موجود ہیں؟ جی موجود ہیں۔ جی لیکن kindly اسکو تھوڑا سا مختصر کردیں۔

محترمہ صفیہ: جی۔ شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدُ للہ وَ کفا وَ سلامُ علیٰ عبادہِ الذی نصطفی۔ میڈم اسپیکر! 2024-25ء کا بجٹ پیش کرنے پر قائد ایوان اور اسکی ٹیم کی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ لیکن آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ بلوچستان میں بیروزگاری انتہا پر ہے اور بجٹ میں کوئی پروجیکٹ بنا سود قرض وغیرہ کا ذکر تک نہیں ہے۔ جس سے نوجوانوں کو تھوڑا سا ریلیف مل سکے۔ میڈم اسپیکر! توجہ کی ضرورت ہے امن وامان کی بحالی کے لئے بجٹ میں جس میں 2024-25ء کے مقابلے میں 53% لیکن انتظامیہ کی نااہلی دن بدن بڑھتا جارہا ہے۔ حالیہ دنوں میں سوراب سے عبدالقادر میروانی کو اُٹھایا گیا ہے۔ وارثو ں نے روڈ بلاک کی۔ حلقے کے نمائندہ کو ایم پی اے نے انتظامیہ سے یقین دلوادی۔ اور روڈ کھلوایا کہ آپ کے پیارے کو سلامت بازیاب کرائیں گے۔ بدقسمتی سے صبح وارثوں کو لاش ملتی ہے۔ یہ ایک واقعہ نہیں ہے۔ انتظامیہ اور اداروں کی آپریشن کی ضرورت ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ۔ محترمہ شہناز عمرانی صاحبہ! دیکھیں مختصر اپنی اسپیچ کو کرنا۔ اس طرح دو منٹ ہوگئے۔ جی مَیں لیڈر آف دی ہاؤس سے کہوں گی۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر محکمہ ریونیو): اسپیکر صاحبہ! اگر اجازت دے دیں تو ٹھیک ہے آپ نے promise کی تھی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی بالکل آپ کو دیں گے لیکن شہناز عمرانی صاحبہ آپ اسٹارٹ کریں۔ آپ continue کررہی ہیں شہناز عمرانی صاحبہ! آپ continue کریں۔ جی آپ continue رکھیں جی۔

محترمہ شہناز عمرانی: میڈم اسپیکر! یہ ایک متوازن اور عوامی بجٹ ہے۔ اس پر وزیر اعلیٰ بلوچستان جناب سرفراز بگٹی صاحب کو اور وزیر خزانہ اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد دیتی ہوں۔ اور یہ پیپلز پارٹی کا ایک خاصہ ہے کہ جب بھی اس کی

حکومت آئی ہے تو ایسے عوام دوست بجٹ پیش کیے گئے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ health is wealth. یہ ایک نعمت ہے لیکن یہ نعمت بلوچستان کے عوام کو دیگر صوبوں کی طرح یہ نعمت بھی انکو میسر نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں اچھے ہسپتال نہیں ہیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ۔ شکریہ محترمہ عمرانی صاحبہ! .thank you very much دیکھیں! ہماری خواتین کتنی committed ہیں کہ دو، دو منٹ میں اُنہوں نے اپنی اپنی باتیں ختم کر دیں۔

محترمہ شہناز عمرانی: میڈم اسپیکر صاحبہ! مزید بات کرنی ہے۔ ہمارے چیئرمین جناب محترم بلاول بھٹو زرداری جو اُنہوں نے وعدہ کیا تھا اور مجھے خوشی ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ نے اُس وعدے کا پاس رکھتے ہوئے پہلے ہی بجٹ میں یہاں وہ لیور ٹرانسپلانٹ کے لئے بجٹ رکھا ہے NICVD کے لیے بجٹ رکھا ہے جو کہ یہاں کے عوام کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ .thank you۔ اور دوسرا مَیں یہ کہوں گی کہ gender discrimination کا کہوں گی کہ یہ سالوں کا نہیں بلکہ صدیوں کا مسئلہ ہے جسے ختم ہوتے ہوتے ٹائم لگے گا لیکن مجھے خوشی ہے کہ مَیں اس ایوان کا حصہ ہوں اور مجھے اعزاز ہے کہ جس میں وزیر اعلیٰ بلوچستان نے پہلے ہی دن کہا تھا کہ میرے لیے چاہے لیڈیز ہوں یا جینٹس ہوں اس ایوان میں سب برابر ہیں اور سب کو یکساں مواقع فراہم ہوں گے۔ اور اسی سلسلے میں یہ اس حکومت کی کامیابی ہے کہ بلوچستان کے پانچ اضلاع میں ڈپٹی کمشنرز خواتین ہیں۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے) اور پانچ اضلاع میں وومن پولیس اسٹیشن بھی ہیں جس میں ہمارے نصیر آباد میں بھی ہے اور یہ میرا خیال ہے کہ یہ کامیابیوں کی طرف پہلا قدم ہے اور ہمیں بہت خوشی ہے اور جب تک ہم اس ایوان کا حصہ ہیں تو ہم امید کرتے ہیں ہم انشاءاللہ عوام کے لیے بھرپور کام کرتے رہیں گے۔ پاکستان زندہ باد بلوچستان پائندہ باد۔ thank you. جی۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: جی thank you۔ جی عبدالمجید بادینی صاحب۔ لیکن آپ kindly تقریر کو مختصر کرنا ورنہ مَیں پھر دوسرے کو فلور دے دوں گی. thank you very much

جناب عبدالمجید بادینی: اَعوذُ باللہ مِنَ الشَّیطٰن الرَّجیم۔ بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ میڈم اسپیکر صاحبہ! جب ہماری باری آئی تو بولا گیا کہ دو منٹ، یہاں لوگ چالیس چالیس منٹ تک تقاریر کرتے رہے ہیں۔ جماعت اسلامی کی طرف سے مَیں اپنی پارٹی کا پارلیمانی لیڈر رہوں۔ مجھے کم از کم دس منٹ دیں جو کہ میرا حق بنتا ہے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: پانچ منٹ آپ speech کریں، کیونکہ پانچ پانچ منٹ کا ٹائم ہے kindly thank you. جی۔

جناب عبدالمجید بادینی: مَیں یہ 2024-25 کا جو بجٹ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب ہمارے فنانس منسٹر میر شعیب نوشیروانی صاحب اور ہمارے P&D کے منسٹر اِن سب نے جو تھوڑے وقت میں کم وقت میں ملک کی معاشی حالت کو سامنے رکھ کر ایک بہترین بجٹ دیا ہے، اِس پر مَیں وزیر اعلیٰ صاحب کو اور اُن کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور

محترمہ اسپیکر صاحبہ! (جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ تشریف لائے تو سب سے پہلے اُنہوں نے دُعا کی کہ اے اللہ! اِس مکے کی زمین کو امن کا گہوارہ بنادے)۔ جب تک امن نہیں ہوگا ترقی ناممکن ہے ہمارے ملک اور صوبے کے امن کے معاملات حالات ہمارے سامنے ہیں۔میں بات کروں گا اپنے ضلع جعفرآباد کیونکہ سندھ سے tuch بلوچستان کا ایک ضلع ہے جس کی تقریباً پچیس تیس کلومیٹر جو سندھ سے ملتے ہیں ہمارے اور سندھ کے بیچ میں حیر دین ہے، یہ حیر دین کے ایک embankment جو سندھ کی طرف ہے اُس طرف صوبہ سندھ ہے اور اِس طرف کی embankment پر بلوچستان کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، وہاں سندھ کی پولیس کی تنخواہوں میں اور ہماری پولیس کی تنخواہوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔اور جو weapons وہاں ڈاکوؤں، چور اور لُٹیروں کے پاس ہیں وہ ہمارے جوانوں کے پاس نہیں ہیں۔اور ہم demand کرتے ہیں کہ امن کیوں نہیں ہے۔آپ یقین جانیے نہ وہاں ہمارے پورے ضلع میں چار لاکھ کی آبادی کے لیے دو پولیس اسٹیشن ہے۔سٹی کی آبادی ایک لاکھ اکسٹھ ہزار لوگوں کے لیے ایک پولیس اسٹیشن اور دوسرا پولیس اسٹیشن اِس سے چالیس کلومیٹر دور کیٹل فارم کے مقام پر ہے۔نہ اُن کے پاس گاڑیاں ہیں نہ weapons ہیں نہ ہمارے پاس نفری جو دوضلعے بنے ہیں صحبت پور اور اُوستہ محمد یہ بھی ہمارے ضلع جعفرآباد کی دو تحصیل تھیں جو الحمدُ للہ اب ضلع بنے ہیں اُن کا حق تھا۔مگر نفری کو تقسیم کیا جارہا ہے اب پھر ڈیمانڈ آئی ہے کہ جعفرآباد کی نفری پہلے سے ہمیں نفری کی شدید کمی کا سامنا ہے پھر ڈیمانڈ ہے کہ جعفرآباد کی نفری اُوستہ محمد والوں کو دیں۔ بھائی اُوستہ محمد میں آپ بھرتیاں کروائیں پہلے سے پولیس کی کمی ہے وہاں ہمارے جوان پچھلے سال چھ نوجوان پولیس وہاں شہید ہوئے جو ڈاکوؤں کے ساتھ مشہور وہاں گینگسٹر تھا مٹھو شاہ اُن کے ساتھ مقابلے میں کئی ہمارے نوجوان شہید ہوئے اور کئی زخمی ہوئے۔تو میں اِسی لیے حکومت بلوچستان اور اپنے بھائی سرفراز بگٹی سے یہ مطالبہ کرتا ہوں اور یہ درخواست کرتا ہوں کہ اِن چیزوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، ہمیں دو تھانوں کی اشد ضرورت ہے ایک حفیظ آباد کے مقام پر ہونا چاہیے اور ایک ڈیرہ اللہ یار کو ایک سٹی اور ایک صدر تھانہ دینا چاہیے۔میں نے کل وزیراعلیٰ صاحب سے request کی اُنہوں نے کہا کہ آپ جائیں ہمارے آئی جی صاحب سے ملاقات کریں اور آئی جی صاحب سے میں ملا وہ بے چارے بھی یہی چاہتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہو مگر اُس میں ہمارے وزیراعلیٰ اور حکومت کی مدد درکار ہوگی۔امن وامان کے اور وہاں کے جو پولیس والے ہیں وہ بے چارے شہید ہوتے ہیں بے شک حکومت اُن کا خیال رکھتی ہے اِس میں کوئی شک نہیں ہے مگر جو سندھ کے لوگوں کی تنخواہ ہے، پنجاب کے ساتھ تو خیر ہم compare نہیں کرسکتے اپنے آپ کو مگر کم از کم سندھ جتنی سہولیات ہمارے لوگوں کو بھی ملنی چاہئیں۔ابھی آپ راشن کی مَد میں 1500 پولیس والے کو دیتے ہیں مجھے آپ بتائیں کہ وہ کون سا دکاندار ہے جو per month پندرہ سو میں ایک ٹائم میں گھر کا خرچہ نہیں چلتا اِس چیز کا ہم سب کو پتہ نہیں ہے کیا پولیس کے لیے 1500 روپے اور وڈیوٹی

کرے کسی گھر سے اپنے 30 ,20 کلومیٹر دور اُس کے آنے جانے کے خرچ کے لئے کتنے رکھے ہیں 300 روپے۔ جس میں۔۔۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: بادینی صاحب آپ کا point آ گیا آپ آگے کی طرف چلیں کیونکہ ہم نے دوسرے لوگوں کو باری دینی ہے۔

جناب عبدالمجید بادینی: میں اِس حکومت کو اِس بات پر appreciate کرتا ہوں اِن لوگوں نے سب سے زیادہ جو اہم تعلیم ہے اُس پر توجہ دی ہے۔ تعلیم کے لیے اِن لوگوں نے خطیر رقم رکھی ہوئی ہے۔ مَیں اِس کو appreciate کرتا ہوں مگر میرے ضلع کی حالت یہ ہے کہ وہاں تقریباً اِس وقت 256 اسکولوں میں سے 82 ,80 اسکول بند پڑے ہوئے ہیں۔ اُسکی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہاں ہمارے پاس ٹیچرز نہیں ہیں۔ آپ لوگ کہتے ہیں کہ بھرتیاں نہیں کرو، بھرتی نہیں کریں گے تو بچے پڑھیں گے کیسے۔ ابھی ٹوٹل پورے بلوچستان کے لیے چار ہزار نوکریاں یہ بالکل ناکافی ہیں اور اُس کے علاوہ میرے تقریباً 85 اسکولز میں single teacher سو اور ڈیڑھ سو بچوں کو ایک ٹیچر پڑھاتا ہے، یہ ٹیچر پڑھا سکتا ہے؟ اِن کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور تقریباً 256 اسکولوں کو یہ سیلات میں نقصان پہنچا ہے، دوبارہ اُن کا کوئی کام نہیں ہوا ہے اُن کے لیے اور یہاں سے گھر منظور ہوئے ہیں flood damages کی مَد میں اُوستہ محمد اور جعفر آباد کے تقریباً 34 ہزار گھر تھے۔ میں خود جماعت اسلامی کی تنظیم سے تعلق رکھتا ہوں ہماری خدمت کی ایک تنظیم ہے الخدمت مَیں خود اُس کا حصہ بھی ہوں اور مَیں نے 2022ء کے سیلاب میں حسب توفیق خدمت کی ہے مگر وہاں جو مَیں نے سروے کروایا، صرف جعفر آباد میں 35 ہزار لوگوں کے گھروں کو نقصان ہوا ہے۔ آپ دو ضلعوں کو 34 ہزار دے رہے ہیں اِس کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اُس کے علاوہ صحت کے شعبے میں ہمارا ایک DHQ ہے ہمارے ضلعی ہیڈ کوارٹر میں۔ وہاں آپ یقین کریں 16 ڈاکٹروں کی پوسٹوں پر صرف 6 ڈاکٹرز وہاں ہیں باقی پوسٹیں خالی ہیں۔ وزیر صحت صاحب بھی بیٹھے ہیں اور ہمارے بھائی وزیر اعلیٰ صاحب بھی یہاں تشریف فرما ہیں۔ مَیں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر بلوچستان کے پاس ڈاکٹرز کی کمی ہے تو سندھ ہم سے نزدیک ہے contract base پر سندھ سے لوگ لیے جائیں تاکہ ہمارا یہ مسئلہ حل کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: محترم بادینی صاحب! معذرت سے مَیں آپ سے یہ کہوں گی کہ ابھی آپ تشریف رکھیں کیونکہ ٹائم کی کمی کی وجہ سے۔

جناب عبدالمجید بادینی: میڈم اسپیکر صاحبہ! میں اپنی پارٹی کا پارلیمانی لیڈر ہوں مجھے بات کرنے کا حق ہے۔ 40،40 منٹ تک لوگ بات کرتے رہے ہیں 20,20 منٹ تک میری بہن۔ میرا ابھی حق بنتا ہے کہ دس منٹ تک مَیں

بات کروں جب ہم نے بات شروع نہیں کی آپ بولتی ہیں ختم کرو۔ دس منٹ کب ہوئے۔ زراعت اور لائیو اسٹاک۔ مَیں appreciate کرتا ہوں گورنمنٹ آف بلوچستان کو کہ اُن لوگوں نے 2500 ٹریکٹر رکھے ہیں مگر یہ اُن غریبوں تک پہنچنے چاہئیں۔ ماضی میں ایسا نہیں ہوا ہے عام اور چھوٹے زمینداروں کسانوں تک کبھی کوئی چیز نہیں پہنچتی ہے۔ اور مَیں حکومت بلوچستان سے وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں، سبسیڈی چلو آپ نے زمینداروں کو نہیں دی ہے کم از کم کھاد کے ریٹوں پر، بیج کے ریٹوں پر کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے اب ہمارے پاس خریف کا سیزن ہے چاول کی فصل تیار ہونے جارہی ہے اور ہمیں ابھی وہاں کھاد کی ضرورت ہوتی ہے اور سرکاری ریٹ ہوتا ہے 2200 روپے مارکیٹ سے میری بہن اسپیکر صاحبہ خود بھی وہاں کی زمیندار ہیں اور اُنہیں بھی اِن چیزوں کا پتہ اور احساس ہے۔ وہاں اِس ٹائم جیسے 2200 سے ایک دم jump کر کے 6000 روپے پر بوری پہنچ گئی۔ DAP، 9200 ریٹ ہے سرکاری مگر مارکیٹ میں ہمیں ضرورت ہوتی ہے جو 16,18 ہزار روپے پر مَیں اور آپ خریدتے ہیں۔ ان چیزوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، بلیک مارکیٹنگ ہے اور کچھ نہیں ہے، یہ طاقتور لوگ۔ اور آخری بات میں بجلی کے بارے میں، پلیز آخری بات بجلی کے بارے میں وہاں حفیظ آباد فیڈر ہے، صرف تین گھنٹے وہاں بجلی لوگوں کو availible ہے، خدارا گرم علاقہ ہے 50,52 ڈگری ہے بجلی کے ٹائم کو بڑھایا جائے، جب حکومت کہتی ہے وفاقی حکومت کہ ہمارے پاس 9000MW بجلی extra ہے، جب باہر کے لوگوں کو باہر کی کمپنیوں کو آپ وہ پیسے pay کرتے ہیں تو نصیر آباد، سبی ڈویژن، مکران ڈویژن جیسے علاقوں میں بجلی کو free کر دیں غریب اور غرباء کے لیے 200,300 unit کیا فرق پڑے گا جب آپ کے پاس extra ویسے آپ وہ پیسے بھر رہے ہیں۔

میڈم ڈپٹی اسپیکر: thank you بادینی صاحب۔ محترم فیصل جمالی صاحب۔ لیکن kindly منسٹر آپ اِس کو مختصر کرنا۔ فیصل جمالی صاحب! اچھا آپ speech نہیں کرینگے۔ ok۔ جی پرنس آغا عمر صاحب۔

پرنس آغا عمر احمد زئی: اَعوذُ باللہ منَ الشَّیطٰن الرَّجیم۔ بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔۔ جی سب سے پہلے اِس surplus بجٹ کے لیے مَیں honorable Chief Minister, Finance Minister, P&D Minister اُن کے سیکرٹریز اُن کی ٹیم اور سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اِس میں جی ایک تو ٹائم کی کمی ہے، اِس کو مَیں ذرا short رکھوں گا۔ Chief Minister کی توجہ اِس میں رکھنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کو ایک اچھا بجٹ ملا ہے، اِس کے لیے consultancy ہر ڈیپارٹمنٹ کے اندر consultancy رکھی جائے اور اُس میں اِس لیے consultancy یہ نہیں رکھیں جو سب سے lowest ہے اُس کو دیا جائے، ایک criteria رکھا جائے اگر ہم بلوچستان اسمبلی کے لیے رکھ رہے ہیں تو ایک مثبت طریقے سے بننا چاہیے اور اگر ہم ایجوکیشن کے لیے رکھ رہے ہیں

تو ایجوکیشن میں بھی مثبت طریقے ایک سسٹم بنایا جائے کیونکہ مَیں سمجھتا ہوں کہ جی فنڈز کی کسی چیز کی کمی نہیں ہے talent کی کمی نہیں ہے صرف resources کو صحیح استعمال کی کمی ہے، ہم صرف یہ کریں کہ ہم انٹرنیشنل اور نیشنل لیول سے consultancies اُٹھائیں خاص کر ایجوکیشن کے لیے ہیلتھ کے لیے اور infrastructur کے لیے۔ سی ایم صاحب یہ صرف آپ کی توجہ میں چاہتا ہوں کہ ایجوکیشن کے لیے ہیلتھ کے لیے اور infrastructure کے لیے consultancies انٹرنیشنل اور نیشنل لیول پر ہم لے کر آئیں کیونکہ ہمارے فنڈز اچھے طریقے سے utilize ہوسکیں۔ باقی جی سریاب میں اور کوئٹہ میں پانی کا جس طرح ساتھیوں نے کہا کہ ٹینکر مافیا ہے تو اُس کے لیے last اچھا سا ایک consultancy مقرر کیا تھا جام کمال صاحب کے وقت میں سی ایم صاحب جب بلوچستان تھے بلوچستان عوامی پارٹی کے تو اچھا سا ایک مثبت طریقہ اُس میں پیش رفت بھی ہوئی تھی آخری وقت اُس میں کوئی 90 کروڑ کی کمی آئی تھی ابھی شاید وہ double ہو گئے ہوں، مَیں سمجھتا ہوں کہ اُسی consultancy کو آگے لے جایا جائے جس میں کوئٹہ کے پانی کا مسئلہ حل ہو جائے۔ آپ کا شیخ زید ہسپتال ہے جی اِس میں مَیں سمجھتا ہوں کہ اِس وقت لوگوں کو جس طریقے سے منسٹر صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں ہمارے کچھ لوگ گئے تھے وہ صحیح attend نہیں کر سک رہے تھے Indus Hospital کے ساتھ میں خود engage ہوں بات کر رہا ہوں سی ایم صاحب کے کہنے پر discuss اُن کے ساتھ کر رہے ہیں کہ ہم ایک free hospital بلوچستان میں لے کر آئیں سریاب میں جس میں چیزیں آگے جاسکیں easily جو کہ ہمارے لوگ اِس وقت غریبی سے اُن کے کمر ٹوٹ چکے ہیں وہ afford نہیں کر سکتے hospital کے bills۔ یہاں تک وہ اُدھار لیتے ہیں قرضوں میں ڈوب جاتے ہیں صرف اپنی health کی وجہ سے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ سی ایم صاحب اِس میں initiative لے رہے ہیں اور یہ اِس چیز کو ہم جلد سے جلد آگے لے جائیں ایک free hospital کی طرف۔ law and order سریاب کا بھی بہت بڑا مسئلہ ہے اِس میں پولیس کو strengthen کرنے کی ضرورت ہے اور جو ہمارے SHOs ہیں، سی ایم صاحب میں آپ کو ایک چیز بتاؤں کہ worse چیز یہ ہو رہی ہے کہ وہی SHOs rotate کر رہے ہیں اِدھر سے اُن کو اُدھر لے جایا جاتا ہے اُدھر سے تو Kindly جو SHOs ہیں جو competent SHOs ہیں اُن کو لایا جائے اور اُسی same SHOs کو rotate نہیں کریں اِس تھانے سے اُس تھانے پر۔ تو یہ ہماری health کا ہے۔ women empowerment پر funds اِس دفعہ کم تھے مَیں سمجھتا ہوں کہ women کا آدھا حصہ ہے ہمارے بلوچستان میں تو مَیں سمجھتا ہوں پورے بلوچستان میں women کو empower کیا جائے اور اُن کے لیے ایسے ذریعہ معاش بنائے جائیں جو وہ چادر اور چاردیواری کے اندر وہ اپنے کام کر سکیں اور اپنا کم سے کم جو خرچہ ہے وہ چلا سکیں۔ جس طرح

کے بے نظیر انکم سپورٹ بھی ایک بہت بڑا support ہے۔ باقی جو میڈم! نے میروانی صاحب کا کہا جو سوراب میں قتل ہوا پہلے اُٹھائے گئے اُس کا میں record اِدھر کروانا چاہتا ہوں کہ اگر اِس طرح کی چیزیں ہوں ایم پی اے صاحب ذمہ داری لے کے روڈ کھلواتے ہیں اور اُس کے بعد اُن کی لاش ملتی ہے تو میرے خیال اُن کے اُوپر ایک ذمہ داری ہوتی ہے اور اُن کو پوچھنا چاہیے کہ جب اُنہوں نے ذمہ داری لی اُس کے بعد اُن کی طرف سے کوئی کیوں کوئی چیز نہیں آئی؟ تو یہ ایک چیز جی اِس پر کمیٹی بنے especially Home department ایک کمیٹی اپنے ہوم منسٹر ایک کمیٹی بنائیں علاقے کے جو ذمہ دار لوگوں کو ساتھ رکھیں جو MPAs ہیں مَیں سمجھتا ہوں اِس پر ایک انکوائری بہت ضروری ہے ہونی چاہیے۔ اور the last thing جو سریاب package پر میں کہنا چاہتا ہوں۔ سریاب package ایک بڑا اچھا package ہے جس میں بخت صاحب ایک بات کر رہے تھے کہ روڈ ناقص بنے ہیں مگر مَیں سمجھتا ہوں جو سریاب package تھا آج بھی آپ آئیں ہمارے حلقوں میں علی مدد صاحب بھی ہیں مَیں ہوں سارے ہمارے جو تین حلقے ہیں، اُن میں بہت معیاری کام ہوا ہے۔ وہ بھی BAP پارٹی کی جو بنیاد رکھی گی سریاب میں جام کمال صاحب کی لیڈرشپ میں اُس وقت بلوچستان عوامی پارٹی کی طرف سے اور آج بھی آپ دیکھیں گے جو quality work ہوا ہے مَیں سمجھتا ہوں سی ایم صاحب اِسی چیز کو continue کریں پورے کوئٹہ کے لیے کیونکہ کوئٹہ بلوچستان کا face ہے جتنا کوئٹہ خوبصورت ہوگا تو ہم اُس میں reflect کریں گے اور ایک آخری چیز ہے جس طرح زابد ریکی صاحب نے identify کیا کہ سردار بھوتانی صاحب کے گھر پر جو چھاپہ لگا ہے مَیں سمجھتا ہوں دیکھیں ہم سب قبائلی لوگ ہیں۔ یہ چھاپہ سردار بھوتانی کے گھر پر نہیں لگا ہے مَیں سمجھتا ہوں ہر بلوچستانی کے گھر پر لگا ہے۔ اگر ہم اِسی چیز کو encourage کریں گے اور چادر اور چار دیواری کو ہم سامنے نہیں لے کر آئیں گے تو آج اگر اُن کے گھر پر ہے تو کل میرے گھر پر ہوگا۔ تو اِس چیز پر مَیں کہتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب اِس میں ایک action لیں اور اُس پر میں واک آؤٹ کرنا چاہتا ہوں اور مَیں سمجھتا ہوں ہم سب قبائلی ہیں اِس چیز پر بیٹھ کے میں سارے ساتھیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ اِس پر اپنا record کروائیں۔ مہربانی کر کے Thank you جی۔

(اس مرحلہ میں کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی، اسپیکر نے اجلاس کی صدارت کی)

جناب اسپیکر: Thank you جناب۔ last speech سیّد ظفر آغا آپ کے لیے permission ہے صرف دو منٹ کی kindly آپ نے wind-up کرنا ہے within 2 minutes

سیّد ظفر علی آغا: شکریہ جناب اسپیکر! نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد۔ آپ کا شکریہ بجٹ کا جو دو تین دن سے session چل رہا ہے، مختلف ہمارے colleagues نے اِس پر بات کی۔ کچھ نے مخالفت کی، اپنے سیاسی انداز

سے کچھ نے حمایت کی اپنے سیاسی انداز سے، جناب والا! بلوچستان کا کیونکہ landmark 44% ہے اور بہت بڑی زمین کے حوالے سے، area کے حوالے سے باقی صوبوں سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اگر دیکھا جائے تو فنڈز کے حوالے سے اگر ہم دیکھیں تو وفاق نے ہمیشہ بلوچستان کو بہت محدود اور بہت کم فنڈز سے نوازا ہے۔ جناب اسپیکر! بلوچستان میں لائیواسٹاک، ایگریکلچر اور اریگیشن کس کس کا نام لوں، یہ ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مَیں یہاں داد دوں گا کہ ایجوکیشن میں اور ہیلتھ میں جو پیسے جو فنڈز مختص کیے گئے ہیں مَیں appreciate کرتا ہوں مگر ساتھ ساتھ وہ dams جو dams 100 میں کہلاتے ہیں یا وہ dams جو پچھلے ادوار میں بنے ہیں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جناب اسپیکر! اُنکے لیے میں قائد ایوان سے request کرتا ہوں کہ اِن کے لیے بھی کچھ پیسے رکھے جائیں۔ کیونکہ اُس کے جو زیادہ سے زیادہ مسئلے آ رہے ہیں وہ پانی جو اُس dam میں آتا ہے وہ leak ہو گئے ہیں اور اُس dam کی وجہ سے اُس پانی کے اخراج کی وجہ سے بہت سے گاؤں علاقے متاثر ہوتے ہیں۔ جناب اسپیکر! بجلی ہم سب کا مسئلہ ہے یہاں 65 کے ایوان جتنے بھی ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں سب یہی رونا رو رہے ہیں کہ بجلی ہمیں وفاق سے نہیں ملتی اور جب ہم QESCO کے اعلیٰ حکام سے بات کرتے ہیں تو وہ ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ یہاں بلوچستان کے لوگ ہمارے قرضدار ہیں۔

جناب اسپیکر: جن ممبران حضرات نے واک آؤٹ کیا تھا اُن کو واپسی پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

سیّد ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! مگر وفاق بلوچستان کو گرانٹ دے سکتی ہے اگر دینا چاہے۔ ہمارا یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ پچھلے ادوار میں سی ایم صاحب نے ایک بہت بڑا مسئلہ زمیندار action کا جو tubewells تھے، اُن کا مسئلہ حل کروایا اور اُن کے پر کام شروع ہوا اسی طرح وفاق سے ہم سب 65 کے ایوان، مَیں وزیر اعلیٰ بلوچستان سے مطالبہ کرتا ہوں request کرتا ہوں کہ ایک کمیٹی بنائی جائے کہ ہم وزیر اعظم پاکستان سے ملیں اور اُس سے یہ request تو کم سے کم کیا جائے کہ ہمارے اِس صوبے کے پر کم سے کم رحم کریں۔ ہمارے ملک میں ہمارے اِس بلوچستان میں 2 گھنٹے جناب اسپیکر! بجلی آتی ہے۔ 2 گھنٹے بجلی اِس وقت انگور، آپ کے سیب، باقی fruits کس کس کا بھی میں نام لوں اُس کو اِس ٹائم اِس fruits کو اور اِس درخت کو پانی کی اشد ضرورت ہے مگر 2 گھنٹوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ تو وفاق ہمیشہ بلوچستان کے ساتھ ایک ایسا سلوک کرتا ہے جو ہمیں ہمیشہ اِس پر مجبور کرتے ہیں کہ ہم احتجاج پر چلے جائیں۔ اور کل بھی مجھے اور آج سننے کو مل رہا ہے کہ کل بھی پہیہ جام ہڑتال ہے پتہ نہیں بجلی کے حوالے سے کونسے کونسے روڈ بند ہوں گے جناب اسپیکر! دوسری بات کسٹم کے حوالے سے میں نے ہمیشہ یہ بات کی ہے چمن سے لے کے طول وعرض بلوچستان ژوب سے لے کے جیونی تک جائیں کسٹم کا جو ناروا سلوک چل رہا ہے اِس ٹائم جو چیک پوسٹوں پر تنگ کیا جا رہا ہے اِس کا

نوٹس جناب اسپیکر! آپ خود لے لیں۔ یہ جو چوکیاں یہاں کوئٹہ شہر سے لوگ چیزیں خرید کے ان چیک پوسٹوں پر اُن کو تنگ کیا جاتا ہے اور اُن کو اس بنیاد پر تنگ کیا جاتا ہے کہ آپ اِن چیزوں کو شہر سے گاؤں تک کیوں لے جا رہے ہیں، جناب اسپیکر! اس پر آپ نوٹس لیں۔رہی بات agriculture کی تو یہ ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے جناب اسپیکر! پشین کے لیے میں especial request کرتا ہوں پشین کے لوگوں کی ڈیمانڈ بھی ہے کہ اس کو آپ دوبارہ revisit دیکھ لیں کریں۔پشین کے لیے کیوں کہ اگر پہلے نمبر پر agriculture کے حوالے سے نہیں ہوگا تو کم سے کم پشین دوسرے نمبر پر ہے۔اس کے لیے ایک especial بجٹ اور دیا جائے۔سی ایم صاحب ہم آپ کے شکرگزار ہیں آپ نے اس 65 کے ایوان کو میں تو بات سچ بولتا ہوں سب کو تقریباً جتنے بھی ہیں پیسے ملے ہیں اپنے حلقے میں وہ اپنی خدمت سرانجام دیں گے اور انشاءاللہ العزیز ہم اگر تنقید کرینگے بھی انشاءاللہ وتعالیٰ شائستگی سے کریں گے، ہم اگر جو داد دیں گے اس حکومت کو ہم انشاءاللہ تعالیٰ وہ بات کبھی بھی نہیں چھپائیں گے۔لہٰذا دوسری بات اور آخری بات پشین کی اور میری constituency میں ایک تحصیل حرمزئی ہے بہت دیرینہ مسئلہ تھا جو میں نے request کی تھی یہاں AC کا آفس پندرہ سال سے نہیں تھا، AC پشین میں بیٹھتا تھا اُس کے لیے آفس کا بجٹ بھی پاس ہوا ہے اُس کا بھی میں مشکور ہوں۔اور آخر میں آپ سب دوستوں کا شکرگزار ہوں اسپیکر صاحب! آپ کا، آپ بجلی کے اُوپر کم از کم ہمارا ایک ہی نقطہ نظر ہونا چاہیے کہ اب دو گھنٹے جو بجلی اس بلوچستان کو ملتی ہے بلوچستان کے عوام کی demand ہے سی ایم صاحب اور اس ہر ممبر کا ہم جتنی بھی کوشش کریں اپنے اپنے حلقے میں جتنے بھی افتتاح کریں مگر ہم فیل ہو جاتے ہیں جب آ کے ہم بجلی پر کھڑے ہو کے اور بل کے حوالے سے جیسے سی ایم صاحب نے کہا بالکل ہم حاضر ہیں بہت شکریہ۔مہربانی۔

جناب اسپیکر: thank you ظفر آغا۔جی قائد حزب اختلاف۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! ایوان کا تقدس بحال کرنا ہم سب کا فرض بنتا ہے لیکن ابھی آپ دیکھ لیں کہ ہر بندے کے سامنے منرل واٹر کی بوتل رکھی ہوئی ہے۔اگر اس طرح ہم کریں گے تو کل چاہے بھی یہاں آ جائے گی اور دوسری چیزیں بھی آئیں گی تو مہربانی کر کے جو ایوان کا تقدس ہے اس کو آپ مہربانی کر کے بحال رکھیں۔

جناب اسپیکر: اچھا اس طرح ہے کہ اپوزیشن لیڈر! میں kindly آپ سے مخاطب ہوں، rules کے اندر ویسے House کے اندر پانی پینا it is not permitted لیکن پھر بھی ہم کوشش کریں گے انشاءاللہ whatever is possible وہ آپ کے لیے کریں گے۔

(ضمنی مطالبات زر برائے مالی سال 2023-24 پر رائے شماری)

رواں (غیر ترقیاتی) اخراجات۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 1 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مطالبات زر نمبر 1۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 79 کروڑ 16 لاکھ 81 ہزار 5 سو 30 روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024ء کے دوران بسلسلہ مد Principal Repayment of Debt برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ ضمنی مطالبہ زر نمبر 1 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ! ضمنی مطالبہ زر نمبر 2 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زر نمبر 2۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب 47 کروڑ 64 لاکھ 2 ہزار 5 سو روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد ''سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ ضمنی مطالبہ زر نمبر 2 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 3 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زر نمبر 3۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 55 لاکھ 28 ہزار 4 سو 21 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاء کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024ء کے دوران بسلسلہ مد "Stamps'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ ضمنی مطالبہ زر نمبر 3 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 4 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زر نمبر 4۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 13 ارب 78 کروڑ 59 لاکھ 97 ہزار 8 سو 16 روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کیجائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد ''Employees' Retirement Benefits'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ ضمنی مطالبہ زر نمبر 4 منظور ہوا۔

وزیرخزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 5 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 5۔ میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جوایک ارب 52 کروڑ 76 لاکھ 5 ہزار ایک سو 91 روپے سے زائد نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024ء کے دوران بسلسلہ مد "ایڈمنسٹریشن آف جسٹس (Voted) "برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا تحریک منظور کی جائے۔تحریک منظور ہوئی۔ضمنی مطالبہ زر نمبر 5 منظور ہوا۔وزیرخزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 6 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 6۔ میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 58 کروڑ 15 لاکھ 52 ہزار 2 سو 50 روپے سے زائد نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کیجائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد" پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا تحریک منظور کی جائے۔تحریک منظور ہوئی۔ضمنی مطالبہ زر نمبر 6 منظور ہوا۔وزیرخزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 7 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 7۔ میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 46 کروڑ 33 لاکھ 16 ہزار 7 سو 12 روپے سے زائد نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کیجائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد ''بلوچستان لیویز برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا تحریک منظور کی جائے۔تحریک منظور ہوئی۔ضمنی مطالبہ زر نمبر 7 منظور ہوا۔وزیرخزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 8 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 8۔ میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 8 کروڑ 8 لاکھ روپے سے زائد نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد ''سول ڈیفنس'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا تحریک منظور کی جائے۔تحریک منظور ہوئی۔ضمنی مطالبہ زر نمبر 8 منظور ہوا۔وزیر خزانہ! ضمنی مطالبہ زر نمبر 9 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 9۔ میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب 11 کروڑ 48 لاکھ 42 ہزار 2 سو 36 روپے سے زائد نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کیجائے جو مالی سال 2023-24

کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد ''پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا تحریک منظور کی جائے۔تحریک منظور ہوئی ۔ضمنی مطالبہ زر نمبر 9 منظور ہوا۔تحریک پیش ہوئی۔آیا تحریک منظور کی جائے؟تحریک منظور ہوئی

ضمنی مطالبہ زر نمبر 9 منظور ہوا۔وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر **10** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں، کہ ایک رقم جو ایک ارب 62 کروڑ 32 لاکھ 70 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد ''ورک اربن پی واسا'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی ۔آیا تحریک منظور کی جائے ؟تحریک منظور ہوئی ۔ضمنی مطالبہ زر نمبر 10 منظور ہوا ۔وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر **11** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زر نمبر 11 ۔میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ،کہ ایک رقم جو 2 ارب 82 کروڑ 8 لاکھ 64 ہزار 49 روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد کالجز، ہائیر ایجوکیشن اینڈ ٹیکنیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی ۔آیا تحریک منظور کی جائے ؟تحریک منظور ہوئی ۔ضمنی مطالبہ زر نمبر 11 منظور ہوا ۔وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر **12** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زر نمبر 12 ۔میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ،کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 59 لاکھ 57 ہزار 651 روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد Archaeology,Museums & Libraries برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی ۔آیا تحریک منظور کی جائے ؟تحریک منظور ہوئی ۔ضمنی مطالبہ زر نمبر 12 منظور ہوا ۔وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر **13** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زر نمبر 13 ۔میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ،کہ ایک رقم جو 3 ارب 68 کروڑ 90 لاکھ 7 ہزار 254 روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد Health department برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا تحریک منظور کی جائے؟تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زرنمبر 13 منظور ہوا۔وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زرنمبر **14** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زرنمبر 14۔میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں،کہ ایک رقم جو 10 کروڑ 89 لاکھ 20 ہزار 174 روپے سے زائد نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد سپورٹس، ریکریشن، اینڈ یوتھ افیرز ڈیپارٹمنٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا تحریک منظور کی جائے؟تحریک منظور ہوئی۔ضمنی مطالبہ زرنمبر 14 منظور ہوا۔وزیرخزانہ ضمنی مطالبہ زرنمبر **15** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زرنمبر 15۔میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں، کہ ایک رقم جو 5 ارب 93 کروڑ 38 لاکھ 62 ہزار 985 روپے سے زائد نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (PDMA) برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا تحریک منظور کی جائے؟تحریک منظور ہوئی۔ضمنی مطالبہ زرنمبر 15 منظور ہوا۔وزیرخزانہ ضمنی مطالبہ زرنمبر **16** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زرنمبر 16۔میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں، کہ ایک رقم جو ایک کروڑ 7 لاکھ 47 ہزار 263 روپے سے زائد نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کیجائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد محکمہ مذہبی امور، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا تحریک منظور کی جائے؟تحریک منظور ہوئی۔ضمنی مطالبہ زرنمبر 16 منظور ہوا۔وزیرخزانہ ضمنی مطالبہ زرنمبر **17** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زرنمبر 17۔میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں،کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 56 لاکھ 40 ہزار روپے سے زائد نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد Food Department برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا تحریک منظور کی جائے؟تحریک منظور ہوئی۔ضمنی مطالبہ زرنمبر 17 منظور ہوا۔وزیرخزانہ ضمنی مطالبہ زرنمبر 18 کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زرنمبر 18۔میں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں، کہ ایک رقم جو ایک ارب 39 کروڑ

96 لاکھ 6 ہزار 8 سو 31 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطاء کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد Agriculture Department برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ ضمنی مطالبہ زر نمبر 18 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر **19** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زر نمبر 19۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں، کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 17 لاکھ 87 ہزار 2 سو 90 روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد لینڈ ریونیو، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔

ضمنی مطالبہ زر نمبر 19 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 20 کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زر نمبر 20۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں، کہ ایک رقم جو 33 کروڑ 62 لاکھ 24 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطاء کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد لائیو اسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ ضمنی مطالبہ زر نمبر 20 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر **21** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زر نمبر 21۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں، کہ ایک رقم 19 کروڑ 4 لاکھ 12 ہزار 6 سو 4 روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد فشریز ڈیپارٹمنٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ ضمنی مطالبہ زر نمبر 21 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر **22** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زر نمبر 22۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں، کہ ایک رقم 36 کروڑ 91 لاکھ 57 ہزار 1 سو 49 روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد Irrigation Department برداشت

کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی ۔آیا تحریک منظور کی جائے ؟تحریک منظور ہوئی ۔ضمنی مطالبہ زرنمبر 22 منظور ہوا ۔وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زرنمبر 23 کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 3 2۔میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ،کہ ایک رقم جو 19 کروڑ 80 لاکھ 55 ہزار 9 سو 61 روپے سے زائد نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطاء کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی ۔آیا تحریک منظور کی جائے ؟تحریک منظور ہوئی ۔ضمنی مطالبہ زرنمبر 23 منظور ہوا ۔وزیرخزانہ ضمنی مطالبہ زرنمبر **24** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 4 2۔میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ،کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 13 لاکھ 99 ہزار 1 سو 93 روپے سے زائد نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی ۔آیا تحریک منظور کی جائے ؟تحریک منظور ہوئی ۔ضمنی مطالبہ زرنمبر 24 منظور ہوا ۔وزیرخزانہ ضمنی مطالبہ زرنمبر **25** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 5 2۔میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ،کہ ایک رقم 21 کروڑ 65 لاکھ 57 ہزار 2 سو 79 روپے سے زائد نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی ۔آیا تحریک منظور کی جائے ؟تحریک منظور ہوئی ۔ضمنی مطالبہ زرنمبر 25 منظور ہوا ۔وزیرخزانہ ضمنی مطالبہ زرنمبر **26** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 6 2۔میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ،کہ ایک رقم جو ایک ارب 89 کروڑ 95 لاکھ 69 ہزار 9 سو 87 روپے سے زائد نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ برداشت کرنے

پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا تحریک منظور کی جائے؟تحریک منظور ہوئی۔ضمنی مطالبہ زر نمبر 26 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ ضمنی مطالبہ زرنمبر **27** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 27۔میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ،کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 10 لاکھ 13 ہزار 1 سو 99 روپے سے زائد نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد کلچر سروسز برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا تحریک منظور کی جائے؟تحریک منظور ہوئی۔ضمنی مطالبہ زرنمبر 27 منظور ہوا ۔وزیرخزانہ ضمنی مطالبہ زرنمبر **28** کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زرنمبر 28۔میں وزیرخزانہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **21** کروڑ **78** لاکھ **81** ہزار **2** سو **34** روپے سے زائد نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد"**قانون وپارلیمانی امور**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زرنمبر 28 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **29** بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زرنمبر 29۔مَیں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **8** کروڑ **7** لاکھ **14** ہزار **8** سو **22** روپے سے زائد نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد"**ویمن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زرنمبر 29 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **30** بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زرنمبر 30۔مَیں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **97** کروڑ **98** لاکھ **66** ہزار **9** سو روپے سے زائد نہ ہو، وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کیجائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد"**بلوچستان کانسٹیبلری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زرنمبر 30 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زرنمبر **31** بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زرنمبر 31۔مَیں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **32** کروڑ **25** لاکھ **18** ہزار **9** سو

16 روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد''انرجی ڈیپارٹمنٹ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زرنمبر 31 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر **32** بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زرنمبر 32۔ مَیں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **67** کروڑ **80** لاکھ ایک سو **90** روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد''انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زرنمبر 32 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر 33 بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زرنمبر 33۔ مَیں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **13** کروڑ **45** لاکھ **22** ہزار **6** سو **22** روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد "Environment Control Department" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زرنمبر 33 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر **34** بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زرنمبر 34۔ مَیں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **6** کروڑ **37** لاکھ **76** ہزار **3** سو **83** روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد **"صوبائی محتسب"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زرنمبر 34 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زرنمبر **35** بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زرنمبر 35۔ مَیں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **52** کروڑ **84** لاکھ **13** ہزار روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد''چیف منسٹر سیکرٹریٹ'' برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زرنمبر 35 منظور ہوا۔ وزیر

خزانہ مطالبہ زر نمبر **36** بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 36۔مَیں وزیر خزانہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو **58** کروڑ **6** لاکھ **14** ہزار **9** سو **92** روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد **"ہوم ڈیپارٹمنٹ"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زر نمبر 36 منظور ہوا۔وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر **37** بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 37۔مَیں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **10** کروڑ **18** لاکھ **80** ہزار روپے سے زائد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد **''بورڈ آف ریونیو اینڈ ایڈمنسٹریشن''** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زر نمبر 37 منظور ہوا۔ وزیرخزانہ مطالبہ زر نمبر 38 بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 38۔مَیں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **6** کروڑ **21** لاکھ **52** ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد **''اربن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ''** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زر نمبر 38 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 39 بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 39۔ مَیں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **70** کروڑ **52** لاکھ **32** ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاء کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد **''پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ''** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زر نمبر 39 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 40 بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر 40۔ مَیں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **6** کروڑ **22** لاکھ **52** ہزار ایک سو روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاء کی جائے جو مالی سال 24-2023 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد **''انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ''** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زر نمبر 40 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 41 بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زر نمبر 41۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **ایک کروڑ 5 لاکھ 13 ہزار 8** سو روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاء کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد **"انٹر پراونشل کوآرڈینیشن ڈیپارٹمنٹ"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زر نمبر 41 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 42 بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زر نمبر 42۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **5 کروڑ 51 لاکھ 69 ہزار 7** سو روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاء کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد **"چیف منسٹرز انسپیکشن ٹیم"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زر نمبر 42 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 43 بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زر نمبر 43۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **ایک کروڑ 92 لاکھ 5 ہزار روپے** سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاء کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد **"Governor's Secretariat(Voted)"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زر نمبر 43 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 44 بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبہ زر نمبر 44۔ میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو **8 کروڑ 3 لاکھ 88 ہزار روپے** سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاء کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد **"Provincial Assembly (Voted)"** برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زر نمبر 44 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 45 بابت تحریک پیش کریں۔

وزیرخزانہ: مطالبہ زر نمبر45۔ مَیں وزیرخزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 42 لاکھ 33 ہزار 7 سو 12 روپے سے زائد نہ ہو وزیراعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطاء کی جائے جو مالی سال 2023-24 کے اختتام 30 جون 2024 کے دوران بسلسلہ مد "محکمہ اقلیتی امور" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا تحریک منظور کی جائے تحریک منظور ہوئی ضمنی مطالبہ زر نمبر 45 منظور ہوا۔ ضمنی میزانیہ بابت مالی سال 2023-2024ء منظور ہوا۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 28 جون 2024؛ بوقت شام 04:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 07 بجکر 35 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆